بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرقہ وارانہ مذاہب اور دین اسلام

اھدنا الصراط المستقیم ۔صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم والضالین ۔قرآن مجید کی ام الکتاب ،فاتحۃ الکتاب کو ہر کلمہ پڑھنے والا ہر نماز میں پڑھتا ہے،اور اللہ سے دعاء کرتا ہے ۔

اے ہمارے رب ہمیں صراط مستقیم پر چلا،یعنی ان لوگوں کے رستہ پر جن پر تیرا انعام ہوا،اور ان لوگوں کے رستہ پر ہمیں نہ چلانا جن پر تیرا غضب ہوا،اور نہ ان کے رستہ پر چلانا جو گمراہ ہیں،لیکن اس کے باوجود وہ صراط مستقیم پر نہیں آتا، کیونکہ اس کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ صراط مستقیم ہے کیا؟اس نے جس رستہ کو صراط مستقیم سمجھا،اس نے جس رستہ پر اپنے آباء واجداد کو پایا،وہ اسی کو صراط مستقیم سمجھتا رہا،اور اسی پر چلتا رہا،لیکن ہم (جماعت المسلمین) اس دنیا کے لئے اللہ کی حجت ہیں ،ہم حجت کو تمام کرنے کے لئے یہاں پر مجتمع ہیں کہ ان کو بتائیں جو ہر نماز میں صراط مستقیم کی دعاء کرتے ہیں ۔صراط مستقیم ہے کیا؟اور صراط مستقیم کیا نہیں ہے! کیونکہ صراط مستقیم کا دوسرا نام دین اسلام ہے۔

کیا دین اسلام وہ ہے جو چودہ صدیوں پہلے امام الانبیاء خاتم الرسل محمد الرسول ﷺ دیکر گئے ،یا اسلام وہ ہے جو خیر القرون کے ادوار کے گذر جانے کے بعد لوگوں نے اپنی آراء اور خیالات کے ذریعہ لوگوں کے سامنے پیش کیا؟ آج یہ امت متعدد فرقوں میں تقسیم ہو چکی ہے،اور ہر فرقہ یہ کہتا ہے کہ ہم حق پر ہیں،ہم صراط مستقیم پر ہیں ہمارے پاس دین اسلام ہے ۔کیا صحابہ کرامؓ اجمعین کے دور میں بھی اس طرح سے مختلف ٹولیوں میں ،مختلف تنظیموں میں ،مختلف فرقوں میں دین اسلام تھا؟ ۔یا اس دور میں تمام اہل اسلام متحد اور مجتمع تھے؟اس کو سمجھنا بہت ضروری ہے ۔

آج فیصلہ کریں کہ ہمیں دین اسلام چاہیئے یا فرقہ وارانہ مذاہب چاہیئے ۔نہ فرقہ وارانہ مذاہب کے بارے میں آسمان سے کوئی دلیل نازل ہوئی،نہ فرقہ وارانہ مذاہب کیلئے محمد الرسول ﷺ نے کوئی اشارہ دیا کہ وہ حق پر ہو سکتے ہیں،نہ فرقہ وارانہ مذاہب کے لئے صحابہ کرامؓ ،تابعین ،تبع تابعین ،ائمہ،اور محققین میں سے کسی نے کوئی اشارہ دیا کہ یہ فرقہ وارانہ مذاہب بھی حق ہو سکتے ہیں۔

(جاری)-----

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابلیس کا تکبر، اور اللہ کا جواب۔(۱)

جب سے دنیا بنی ہے اللہ کے ہاں جو نظام قابل قبول ہے وہ نظام دین الاسلام ہے۔آپ قرآن مجید کو پڑھتے جایئے اور آپ دیکھیں گے کہ جہاں بھی دین کی بات ہوئی شریعت کی بات ہوئی،وہاں پر آپ کو اسلام ملے گا،کوئی اور چیز نہیں ملے گی، جب سے اللہ نے انسان کو پیدا کیا،اس دور سے ہی اللہ نے ہدایت کے لئے جو راستہ بتایا وہ اسلام ہے۔

سورۂ اعراف کی آیات ہیں۔ابتدائے آفرینش کا تذکرہ۔

ولقد خلقنکم ثم صورنکم ۔یقیناً ہم نے تمہیں پیدا کیا،پھر ہم ہی نے تمہاری صورت بنائی۔ثم قلنا للملائکۃ ۔اور ہم نے فرشتوں سے کہا،اسجدو الآ دم۔کہ تم سب ہماری اس تخلیق کے شہکار کے سامنے سجدہ میں گر جاؤ۔فسجدوا الا ابلیس۔سب نے سجدہ کیا لیکن ایک نے انکار کر دیا۔جس نے سب سے پہلے اللہ کے حکم کے خلاف قیاس کیا،اپنی عقل کو لڑایا وہ ابلیس تھا۔جو بھی اللہ کے حکم کے خلاف اپنی عقل کو لڑائے گا وہ ابلیس کا متبع تو ہو سکتا ہے !لیکن وہ اللہ کا مومن بندہ نہیں ہو سکتا۔کیونکہ اللہ کے حکم کے سامنے بلا چوں و چرا سر تسلیم خم کر دینا پڑھتا ہے،ابلیس نے سجدہ نہ کیا۔لم یکن من الساجدین ۔وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا،اللہ نے اس سے سوال کیا۔

قال ما منعک الا تسجد اذ امرتک ۔اے ابلیس جب میں نے تجھے حکم دیا تو کیا امر مانع تھا کہ جس نے تجھ کو میرے حکم کی اطاعت میں آدم کے سامنے سجدہ کرنے سے روکا۔جواب دے؟قال انا خیر منه ۔اس نے کہا ،میں آدم سے برتر ہوں،ایک تو اللہ کے حکم کو رد کرنے کیلئے قیاس کیا،اس کے بعد اپنے قیاس باطلہ کے لئے دلیل فراہم کر رہا ہے،یہ سب سے بڑی گمراہی ہے کہ آدمی گمراہی والا عمل کرے اور کہے کہ اس کی دلیل بھی ہے۔یا تو آدمی گمراہ ہو تو اپنے آپ کو گمراہ مان لیتا ہے،لیکن سب سے بڑا ضدی اور ہٹ دھرم وہ ہے جس کو راستہ بتاؤ تو کہتا ہے کہ میں جس رستہ پر ہوں یہی صراط مستقیم ہے۔یہی دین اسلام ہے،دلیل کیا دیتا ہے۔

انا خیر منه۔میں تجھ سے بہتر ہوں،کیونکہ ہم تم سے بہتر ہیں،ہماری تعداد تم سے تعداد ہے،ہمارے مدارس تم سے زیادہ ہیں،ہمارے مساجد تم سے زیادہ کشادہ ہیں،ہمارے پاس ماننے والا بہت ہیں،چندہ دینے والے بہت ہیں ،مناظرہ کرنے والے بیشمار ہیں،انا خیر منه۔میں تجھ سے بہتر ہوں،ہم تم سے بہتر ہیں۔

(جاری)--------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابلیس کا چیلنج ،اور اللہ کا جواب ۔(۲)

خلقتنی من نار و خلقته من طین ۔میں کیوں بہتر ہوں؟ کیونکہ تو نے آدم کو مٹی سے بنایا ہےاور مجھ کو تو نے آگ سے بنایا ہے،آگ زیادہ برتر ہے مٹی کے مقابلہ میں ،یہ مٹی کا مجسمہ جس کے سامنے تو مجھے، جو آگ سے پیدا ہوا، سجدہ کرنے کا حکم دیتا ہے، میں سجدہ نہیں کروں نگا۔قال فا هبط منها ۔اللہ نے حکم دیا اب تو جنت سے اتر جا۔تیرا یہاں پر ٹھکانہ نہیں ہے،میرے حکم کے سامنے اپنی عقل کو دخل دینے والا میری جنت میں نہیں جا سکتا،فما یکون لک ان تتکبر فیها ۔ کیونکہ تکبر میری چادر ہے،تو نے میرے سامنے تکبر کیا ہے،میرے سامنے کوئی تکبر نہیں کر سکتا ،فاخرج انک من الصاغرین ۔اب یہاں سے نکل جا،راندئے درگاہ ہوکر،ذلیل خوار ہوکر۔قال انظرنی الا یوم یبعثون ۔اس نے کہا مجھے اس دن تک مہلت دیدے جس دن تمام بندوں کو دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

قال انک من المنظرین ۔اللہ نے جواب دیا، جا، تجھے مہلت دی،قال فبما اغویتنی ۔اس نے کہا،اب جب تو نے مجھے آدم کی وجہ سے راندئے درگاہ کر ہی دیا ہے۔لاقعدن لهم صراطک المستقیم ۔تو اب میں تیرے صراط مستقیم کے دائیں اور بائیں گھات لگا کر بیٹھونگا،ثم لا تینهم من بین ایدیهم ۔پھر میں آدم کی اولاد کے سامنے سے بھی آؤنگا،و من خلفهم ۔ان کے پیچھے سے بھی آؤنگا،و عن ایمانهم ۔ان کی دائیں جانب سے بھی آؤنگا،و عن شمائلهم ۔ان کے بائیں جانب سے بھی آؤنگا۔و لا تجد اکثرهم شاکرین ۔اور تو ان کی اکثریت کو ناشکرا اور کافر پائے گا۔

ابلیس معلون نے اللہ کو چیلنج کیا ہے، کہ تو نے راستہ مقرر کیا ہے صراط مستقیم، میں نے راستہ مقرر کیا ہے صراط جحیم، جو تیری مانے گا وہ جنت میں جائے گا،اور جو میری مانے گا اس کو میں اپنے ساتھ جھنم میں لیکر جاؤنگا۔لیکن گھات لگا کر بیٹھونگا تیرے ہی صراط مستقیم کے دائیں اور بائیں ،اور پھر دیکھنا میں ان کو کیسے گمراہ کرتا ہوں، کیونکہ اس آدم کی وجہ سے میں جنت سے نکلا اس آدم کے بیٹے کو کبھی جنت میں جانے نہیں دونگا۔قال اخرج منها مذء و ما مد حورا ۔اللہ نے جواب دیا،نکل جا! یہاں سے تو راندئے درگاہ ہے تو ملعون ہے ۔لمن تبعک منهم ،اب جو تیری پیروی کریگا،آدم کی اولاد میں،لاملئن جهنم منکم اجمعین ۔تو میں تم تمام کے ذریعہ جھنم کو بھر دونگا یہ میرا وعدہ ہے۔

(جاری)-------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کا جواب،(الا عِبَادَكَ الْمُخْلَصِيْنَ)

سورہ حجر میں مختلف الفاظ کے ساتھ یہ مکالمہ ہے۔وہاں پر جب ابلیس نے خود چیلنج کیا تو اس نے ایک بات کہی تھی۔ الا عبادك منهم المُخْلَصِيْنَ ۔میں آدم کی اولاد کو گمراہ کرونگا،تو دیکھے گا کہ وہ میرے بندے بن جائیں گے،تیرے بندے نہیں رہیں گے،لیکن جو ان میں سے خالص تیرے بندے ہیں،ان پر میرا بس نہیں چلنے والا ،یہ بات ابلیس بہت اچھی طرح سے جانتا ہے،کہ جب تک لوگ خلوص کے ساتھ اللہ کو پکاریں گے،جب تک لوگ خلوص کے ساتھ اللہ کے طریقہ پر چلیں گے،ابلیس ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

اب اس کے پاس دو راستے ہیں گمراہ کرنے کے،یا تو وہ ان کو یہ باور کرا دے کہ جس کو تم خالص سمجھتے ہو،وہ خالص ہے۔لیکن میں اس میں آمیزش کروا دونگا ،دوسرا طریقہ یہ ہے،کہ وہ آدم علیہ السلام کی اولاد کو یہ سمجھا دے کہ اس حق کے اندر باطل کی آمیزش،اس اسلام کے اندر فرقہ وارانہ مذاہب کی آمیزش کوئی غلط کام نہیں ہے اس کے لئے دلائل ملتے ہیں۔میں اور آپ جب تبلیغ کے میدان میں اترتے ہیں تو یہ جملہ سننے کو ملتا ہے،کہ فرقے تو بننے ہی تھے،یہ تو حدیث میں بتا یا گیا ہے،جب بننے ہیں تو بننے دیجئے۔اگر بننا غلط ہوتا تو حدیث میں نہ ہوتا،کیا عجیب وغریب بات ہے،احادیث میں تو قیامت سے پہلے وقوع پزیر ہونے والے تمام واقعات ملتے ہیں،شراب بہت زیادہ پی جائیگی ،زنا بہت زیادہ ہوجائیگا ،سود کا لین دین بہت زیادہ ہوجائیگا ،بت پرستی عام ہو جائیگی ،بے حیائی پھیل جائیگی ۔تو کیا ہونے دیں؟؟ کیا شراب پینے والوں میں شامل ہو جائیں؟سودی لین دین کرنے والوں میں شامل ہوجائیں؟ کیا زنا کرنے والوں میں شامل ہو جائیں ؟بت پرستوں میں شامل ہو جائیں؟ بے حیاء لوگوں میں شامل ہو جائیں؟نہیں!بتایا اس لئے نہیں گیا،کہ آپ ان میں شامل ہو جائیں،بتایا اس لئے گیا ہے کہ ان سے دور ہو جائیں،یہی معاملہ فرقوں پرستوں کا ہے اس لئے نہیں بتایا کہ تم فرقہ پرستی میں تقسیم ہو جاؤ،اس لئے بتایا کہ ان سے بچ جاؤ۔

تیرے مخلص بندے ان پر میرا بس نہیں چلے گا ابلیس مردود کہتا ہے۔اور اللہ کا جواب کہ جو میرے مخلص ہیں،وہ میرے مخلص ہیں،اور جو تیرے ہیں وہ تیرے رہیں گے،اور تو اور تیرے ماننے والے جائیں گے کہاں؟ان جهــــنــم لموعدهم اجمعين ۔میرا تجھ سے اور تیرے ماننے والوں سے ایک ہی وعدہ ہے یہ وعدہ جھنم کا ہے۔

(جاری)---------

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابلیس کی تلبیس

لھا سبعة ابواب۔اس جھنم کے،میں نے ساتھ دروازے بنائے ہیں،لکل باب منھم جزء مقسوم۔اور ان دروازوں میں سے کون کون گذر کرجھنم میں جائیگا یہ مجھے آج ہی سے معلوم ہے۔جب سے دنیا بنی ہے اللہ کوعلم ہے کہ کون ابلیس کے ساتھ جھنم میں جائیگا،ان ساتوں دروازوں کوپار کرنے کے بعد،لیکن ہمیں اس انجام سے بچنا ہے۔

اسی لئے اللہ سے صراط مستقیم کی دعاء کرتے ہیں،لیکن صرف دعاءنہیں کرتے بلکہ سمجھنا چاہتے ہیں،کہ صراط مستقیم ہے کیا ؟ کہ ہم بھی کہیں دوسروں کی طرح جس رستہ پر ہوں،اسی کوحق سمجھتے رہیں،اور ہوں ناحق پر! کیونکہ ابلیس بڑا تجربہ کار ہے،وہ آدم علیہ السلام کوجنت سے نکلوا چکا ہے،جس کی ہوشیاری اور دغابازی کی وجہ سے وہ شخص کہ جو جنت کی ابدی نعمتوں میں رہتا تھا،جب وہ بھی دھوکہ کھا کروہاں سے نکالا جاسکتا ہے تو ہم تو بہت کمزور ہیں،ہم نے تو جنت کودیکھا بھی نہیں ہے،جس نے دیکھا ہوتو یقیناً وہاں سے نکلنا نہیں چاہے گا،لیکن وہ جنت کودیکھنے کے باوجوداس ابلیس مردود کے دھوکہ میں آگئے،کتنا تجربہ کا ہوگا کتنابڑا دھوکہ باز ہوگاوہ ابلیس؟ جس نے ہمارے ماں باپ کوجنت سے نکلوایا،وہ اتنی آسانی سے ہمیں جنت میں جانے نہیں دیگا،اس کی چالوں کوسمجھنا ہے،ابلیس کی تلبیس کوسمجھنا ہے۔

چنانچہ ارشادہواسورۂ زخرف میں۔ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانافھو لہ قرین ۔جورحمٰن کے ذکر سے غافل ہوگا،ہم شیطان کواس کادوست بنادیں گےاور دوست بھی ایسا جوساتھ نہیں چھوڑنے والا،و انھم لیصدون عن السبیل ،ویحسبون انھم مھتدون. کہ وہ جس کوگمراہ کریگااس کوصراط مستقیم سے روکے گا ،لیکن جس کوگمراہ کریگا،وہ گمراہ ہونے والا سمجھے گا،میں صراط مستقیم پر ہوں،یہ خاص بات ہے کہ وہ صراط مستقیم سے روکے گا بندہ رک جائے گا،لیکن بندے سمجھے گا کہ میں صراط مستقیم پر ہوں،یہی آج ہورہا ہے،اور یہی گذشتہ امتوں کے ساتھ بھی ہوا ہے،وہ سب یہی سمجھتے رہے ہم صراط مستقیم پر ہیں،ہم اللہ کے محبوب ہیں،اور شیطان نے ان سے وہ کام کروادئے کہ پھر قرآن مجید میں ان کے لئے تعزیانے موجود ہیں عبرتے کے،اور ہم سنتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔

حتی اذا جائنا ،اور جب یہ ابلیس اور انسان جب ہمارے پاس آئیں گے قیامت کے دن،قال یلیتنی بینی وبینہ بعد المشرقین ۔توابلیس کودیکھ کروہی انسان جوآج اس کی پیروی کررہا ہے،وہی کہے گا،اے کاش کہ مجھ میں اور اس شیطان میں دومشرقوں کافاصلہ ہوجائے ،فبئس القرین ،یہ بہت براتھا۔اس نے مجھے روک دیاصراط مستقیم سے ہٹادیا اور میں سمجھتارہا کہ یہ صراط مستقیم ہے۔

(جاری)---------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابلیس کا دھوکہ

اللہ رب العزت کا ارشاد۔

سورۃ فرقان۔ویو م یعض الظالم علی یدیہ ۔جب ظالم اپنے ہی ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کھائے گا،یقول یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا ،اور کہے گا کاش کہ میں نے اسلام کو پسند کرلیا ہوتا! کیونکہ آج کا سوال ہے ،فرقہ وارانہ مذاہب یا دین اسلام؟ ان دونوں میں سے ایک کو چننا ہے ،وہ کہے کاش کہ میں نے اسلام کو پسند کیا ہوتا ،لیکن وہاں دیر ہو چکی ہو گی ،وہ کہے گا کاش کے میں نے فیصلہ صحیح کیا ہوتا ،کاش کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کے رستہ کو اختیار کرلیا ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا۔

یا ویلتی لیتنی لم اتخذ فلا نا خلیلا ۔اور کہے گا کاش کے میں نے فلاں کو اپنا دوست نہ بنایا ہوتا۔لقداضلنی عن الذکر بعد اذ جاء نی ،اس نے مجھے ذکر کے آجانے کے بعد،اسلام کے آجانے کے بعد اسلام سے دور کردیا،وکان الشیطان للانسان خذو لا ،اور شیطان کا کام ہی یہ ہے کہ انسان سے غلطی کرواتا ہے۔

جب غلطی ہو جاتی ہے پھر دور کھڑا ہو کر ہنستا ہے، دیکھا بڑی باتیں کرتا تھا ،بڑا متقی پرہیز گار بنتا تھا ،بڑا مقرر تھا ،بڑا مفتی تھا ،بڑا پیر تھا ،بڑا فقیر تھا ،آپنے آپ کو ٹھیکیدار سمجھتا تھا دین کا ،آج دیکھ تو میری وجہ سے گمراہ ہوا ،کیونکہ میں نے تیرے باپ کی وجہ سے گمراہ ہوا ،میں نے قسم کھائی تھی تجھے گمراہ کرونگا ،تو ہار گیا میں جیت گیا۔ کتنے افسوس کے کی بات ہو گی جب یہ باتیں آدم کے بیٹے سنیں گے ،لیکن سن کر کچھ کر نہ سکیں گے ،کیونکہ جو ٹھکانہ ابلیس کا ہو گا وہی ٹھیکانہ ان کا ہو گا۔

(جاری)---------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اولیاءاللہ کی پیروی کرنا حرام ہے۔

سورۃ طٰہٰ میں اللہ رب العزت کا ارشاد۔ جب آدم علیہ السلام کو شجر ممنوعہ کے پھل کو چکھ چکے ہیں، ابلیس کے دھوکہ میں آ چکے ہیں۔ زمین پر اتارا جاتا ہے اور اللہ کی طرف سے اعلان ہوتا ہے۔

اما یاتینکم منی ھدی ۔ اب جب کبھی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے، کیونکہ ہدایت میری طرف سے آئے گی، ہدایت آسمان سے آئے گی، زمین پر ہدایت نہیں بن سکتی۔

سورۃ اعراف۔ اللہ رب العزت نے جہاں پر پیروی کا حکم دیا ہے۔ اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ۔ اگر شیطان کے دھوکہ سے بچنا ہے، اگر صراط جحیم سے بچنا ہے، تو پھر اس چیز کی پیروی کرنا جو تمہارے رب کی طرف سے آسمان سے نازل ہوئی ہے، و لا تتبعوا من دونہ اولیاء۔ اس چیز کے علاوہ کسی ولی کی پیروی نہ کرنا، اولیاء میں سب آ گئے، اگر چہ جو اللہ کے سچے ولی ہیں ہم ان کا دل و جان سے احترام کرتے ہیں، لیکن اللہ ہی نے آسمان سے نازل شدہ شریعت کے علاوہ تمام اولیاء کی نفی کرتے ہوئے کہا و لا تتبعوا من دونہ اولیاء ۔ اولیاء کی پیروی نہ کرنا، لیکن ساتھ میں ایک حقیقت بتا دی، قلیلا ما تذکرون ۔ کیونکہ میں جانتا ہوں، اتنی واضح بات کے باوجود بھی تم میں سے بہت کم لوگ اس بات کو سمجھیں گے، اکثر اولیاء کی پیروی کریں گے، اولیاء کی پیروی کرتے کرتے ان کو اللہ کے برابر لا کر کھڑا کر دیں گے، اور جب یہ کام ہو گا تو بخشش نہیں ہو سکتی۔

انہ من یشرك با للہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ ۔ کیونکہ جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا، کسی کے بارے میں استثنیٰ نہیں ملے گا، کہ اگر کوئی بڑا (آدمی) شرک کر دے تو وہ معاف کر دیا جائیگا، چھوٹے (آدمی) کو پکڑ لیا جائیگا ، جیسے آج ہمارے معاشرہ میں ہوتا ہے، بڑے لوگ گناہ کر جائیں تو قابل معافی ہے، لیکن چھوٹے کر جائیں تو فوراً پکڑ لیا جاتا ہے، اللہ کے ہاں نہ سفارش ہے نہ رشوت ہے۔ اللہ کا قانون سب کے لئے برابر ہے، قلیلا ما تذکرون ۔ لیکن تم بہت کم ہو جو نصیحت حاصل کرتے ہو۔

(جاری)----------

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے ذکر سے غافل ہونے والوں کا انجام

سورۂ طٰہٰ۔ جب کبھی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئی، فمن اتبع ھدای فلا یضل ولا یشقی ۔ جو میری ہدایت کے پیچھے چلے گا، اولیاء کے پیچھے نہیں چلے گا، میری بات کو مانے گا باقی سب کی بات کو رد کر دیگا، اسلام کو مانے گا فرقہ وارانہ مذاہب کو ٹھکرا دیگا۔ تو وہ نہ گمراہ ہوگا، نہ وہ نامراد رہے گا، اس کو دنیا بھی دونگا، اور آخرت بھی دونگا، کیونکہ میں ہوں بگڑیوں کا بنانے والا ، میں ہوں داتا، میں ہوں دستگیر، میں ہوں غوث، جو کچھ ہوں میں ہوں، میں سب کو سب کچھ دے سکتا ہوں، پھر بھی لوگوں کے پاس جا کر مانگتے ہو، بڑے بدنصیب ہو۔ وہ بادشاہ کہتا ہے، کہ مجھ سے مانگ، اور اس سے نہیں مانگے، اور جو نہیں کہتے کہ ہم سے مانگو، ان سے جا کر مانگتے ہیں، اس سے بڑی بدنصیبی کیا ہوگی۔

ومن اعرض عن ذکری ۔ لیکن جس نے میرے ذکر سے اعراض کیا، جس نے میرے اسلام سے اعراض کیا، اور اپنی مرضی کے مذاہب کے پیچھے چل پڑا، فانہ لہ معیشۃ ضنکا تو ہم اس کی دنیا کو بھی تنگ کر دیں گے، دنیا بھی تنگ ہو جائیگی ، آج آپ کی دنیا کیوں تنگ ہے؟ الزام دیتے ہیں حکومت کو، الزام دیتے ہیں قوانین کو، الزام دیتے ہیں غیروں کو، لیکن اللہ بھی اس قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت بدلنا نہ چاہے، اگر ہم نے اپنی حالت نہ بدلی تو الزام دیتے ہی رہیں گے دوسروں کو، لیکن اصل قصوار ہم خود ہیں، ہم نے اللہ کے عذاب کو دعوت دی ہے، اللہ کسی کو عذاب دینا نہیں چاہتا، ہم تمہاری معیشت کو تنگ کر دینگے۔ کیونکہ تم نے ہمارے مذاہب کو چھوڑ کر اپنے مرضی کے مذاہب کو تسلیم کیا۔ اور دنیا تو تنگ ہوئی سو ہوئی ۔ آخرت اچھی ہو جاتی تب بھی انسان صبر کر لیتا ہے۔ لیکن یہاں پر تو آخرت بھی برباد ہے۔ ونحشرہ یوم القیامۃ اعمی ۔ قیامت کے دن اس کو اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

تو اس بندے کے زبان پر ایک جملہ ہوگا، قال ربی لم حشرتنی اعمی وقد کنت بصیرا ۔ اے میرے رب دنیا میں تو میں آنکھوں والا تھا، آج اندھا کیوں کر دیا، میری آنکھیں کہاں گئیں؟ قال کذلک اتتک آیاتنا، جواب آیگا اسی طرح میری آیات تیرے پاس آئیں تھیں، فنسیتھا تو اندھا بن گیا تھا، تجھے دیکھایا گیا کہ اسلام ہے لیکن نے اسلام کو ٹھکرایا، تو نے اپنی مرضی کے مذاہب کو تسلیم کیا، وکذلک الیوم تنسی ۔ آج میں نے تجھے بھلا دیا، تو نے مجھے بھلایا آج میں نے تجھے بھلایا جھنم کے کس گوشہ میں جا کر جلے گا کوئی پرسان حال نہیں ہوگا، جب ستر گز لمبی زنجیر میں جکڑا جائیگا، جب تیرے سر پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائیگا، جب تو رکا درخت کھلایا جائیگا، جب تجھے پیپ پلایا جائیگا، کوئی پوچھنے والا نہیں ہوگا کہ تیرا یہ حال کیوں ہے، کیونکہ تو دینا میں اندھا بنا رہا، قرآن تیرے گھر میں تھا لیکن تو نے کبھی کھول کر نہ پڑھا تعویذ کے لئے تو نکالا، اس کو تو نے برکت کے لئے تو اٹھایا، قسم کے لئے تو اٹھا، لیکن نصیحت کے لئے نہ اٹھایا، آج میں نے تجھے بھلا دیا کیونکہ تو نے مجھے بھلا دیا۔

(جاری)-----------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا منافقین کو کلمہ نے فائدہ دیا؟ (نہیں دیا)

سورۂ حجر کے الفاظ، جو بندے تیرے ہونگے مخلص میں ان پر اپنا جال نہیں بچھا سکونگا، وہ میرے جال میں نہیں پھسینگے، یہ مخلص کیا ہوتے ہیں؟ سمجھنا ضروری ہے۔

سورۂ نساء آیات کا ایک تسلسل ہے، ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النار ولن تجد لهم نصیرا۔ بیشک وہ لوگ جو منافق ہیں، وہ جھنم کے سب سے نچلے درجہ میں ہونگے، اور آپ کو ان کے لئے کوئی مددگار نہیں ملے گا۔ منافق کیا ہوتا ہے؟ ہمارا عقیدہ یعنی اس امت کی اکثریت کا یہ ہے، کہ جس نے یہ الفاظ پڑھ لئے، لا الـــہ الا اللہ محمد الرسول ﷺ، وہ جھنم میں نہیں جا سکتا۔

سورۂ نساء کی یہ آیت بتا رہی ہے کہ منافقین جھنم کے سب سے نچلے حصہ میں ہونگے۔ منافقین کلمہ پڑھ کر ہی اسلام میں آتے ہیں، کلمہ پڑھے بغیر کسی کو اسلام میں نہیں لیا جاتا کہ وہ منافقت کر سکے، منافقت کیلئے اس کو پہلے اسلام میں آنا پڑھتا ہے، اور اسلام میں آنے کے لئے اس کو یہی الفاظ پڑھنے ہوتے ہیں، جو کلمہ میں ہم پڑھتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ انسان کلمہ پڑھنے سے جھنم سے نہیں بچ سکے گا، بلکہ کلمہ پڑھنے کے بعد اس کلمہ کا حق ادا کریگا تب جا کر جھنم سے بچے گا، جب کہ جس دور کے منافقین کی میں بات کر رہا ہوں، جب قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی، اس وقت کے منافقین تو نماز بھی پڑھتے تھے، آج امت کی اکثریت تو بے نمازی ہے۔ کیونکہ ان کو معلوم تھا، اگر نماز پڑھنے نہ گئے تو نفاق کھل جائے گا، اور لوگ ہم سے ہوشیار ہو جائیں گے، آج تو لوگوں میں یہ ڈر بھی ختم ہو گیا ہے کہ نماز ہوتی رہے ہماری بلاء سے ہم تو جمعہ کو پڑھ لیتے ہیں، جمعہ جمعہ کے نمازی ہیں، اور پھر بھی جنت کے ٹھکیدار ہیں، یہ جنت احمقوں کی جنت تو ہو سکتی ہے، لیکن اللہ جنت نہیں ہو سکتی۔ وہ منافقین مسجد نبوی میں آ کر صلاۃ ادا کرتے تھے، کس کی اقتداء میں؟ امام الانبیا محمد الرسول ﷺ کی اقتداء میں، وہ کلمہ پڑھنے والے اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے، لیکن وہ اسلام کی بیخ کنی کرتے تھے، اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے تھے، اللہ نے اعلان کر دیا۔

ان المنافقین فی الدرك الاسفل من النا رولن تجد لهم نصیرا۔ کلمہ بے سود، نماز بے سود تم نے اسلام کو ٹھکرایا ہے، تم جھنم کے نچلے درجہ میں ہوگے، سوچئے۔ پھر کونسی چیز بچائے گی۔

(جاری)--------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا للہ الدین الخالص

الا عبادك منهم المخلصين ۔ یا اللہ کا فرمان ہو اخلصوا دینهم لله ،وہ لوگ جو اللہ کے دین کو اللہ کے لئے خالص چھوڑ دیتے ہیں ،وہ جھنم سے بچ جائیں گے ،یہ ہے وہ نسخہ جس پر عمل کر کے آپ ابلیس کے ہتکنڈوں سے بچ سکتے ہیں ،اللہ کے دین کو اللہ کے لئے خالص چھوڑ دیجئے ،تب وہ دین اسلام رہے گا ،اگر اس میں انسانوں کے تفکرات اور انسانوں کی آراء کو شامل کر دیا ،تو یہ خالص نہیں رہے گا ،پھر آپ اللہ کے مخلص بندوں میں نہ رہ سکیں گے ،اور پھر ابلیس کا شکار ہو جائیں گے ۔اب اللہ کے دین کو خالص رکھنا کیا ہے یہ سمجھیں ۔

سورۂ زمر ۔الا لله الدين الخالص ۔سمجھ لو اللہ کا دین اسلام بالکل خالص ہے ،خالص کیا ہے؟

سورۂ شوری ۔شرع لكم من الدين ،کیونکہ اللہ نے تمہارے لئے دین کی شریعت بنائی اور شریعت بنانے کے بعد اپنی انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام اولی العزم کا ذکر کیا ،نوح ،ابراھیم ،موسی ،عیسی ،اور محمد علیھم الصلوۃ والسلام ،جو سید الانبیاء ہیں ،ان کا ذکر کیا ،ان کے دور میں شریعت (اللہ کا دین) خالص تھا ،تمہاری امتوں کو بھی یہی حکم ہے ،ان اقيمو الدين و لا تتفرقوا فيه ،دین کو خالص رکھنا ،دین کو قائم کرنا ،اس میں فرقہ وارانہ مذاہب کا اضافہ نہ کرنا ۔آگے فرمایا ،كبر على المشركين ما تدعوهم اليه ۔لیکن اے رسول ﷺ آپ ان کو جب فرقہ وارانہ مذاہب کی دعوت دینگے ،جب آپ ان کو ایک اسلام پر آنے کی دعوت دینگے ،تو مشرکین پر یہ بہت بار گذرتا ہے ،مشرکین کو برا لگتا ہے ،کیونکہ فرقہ وارانہ مذاہب کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے گھر چل رہے ہیں ،یہ دکانداریوں کا مسئلہ ہے ،یہاں پر لوگوں کے مال ہڑپ کئے جا رہے ہیں ،اسی وجہ سے یہ مذاہب اور مسالک میں لوگوں کو تقسیم کر کے ان کو الگ الگ کر دیا گیا ہے ،تا کہ ان پر کنٹرول حاصل کیا جا سکے ۔

(جاری)----------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آخر ہمیں فرقوں میں کس نے تقسیم کیا؟ (یہ کس کی سنت ہے؟)

سورۂ قصص میں اللہ رب العزت کا ارشاد۔ لوگوں کو تقسیم کر کے ان پر حکومرانی کرنا کس کی سنت ہے؟

ان فرعون علی فی الارض ، یقیناً فرعون نے زمین میں سر اٹھا رکھا تھا، وجعل اھلھا شیعا ۔ اور زمین میں رہنے والوں کو فرقوں میں تقسیم کر دیا تھا، یستضعف طا ئفة منھم ۔ تا کہ ان میں لوگوں کو کمزور کر دے ، اور اس طریقہ سے اپنا جبر و تسلط قائم رکھے، جب تک یہ ایک نہیں ہو نگے ان پر حکومت آسان ہے، اگر یہ ایک ہو گئے تو پھر یہ خلاف کھڑے ہو جائیں گے، ان کو ایک نہیں ہونے دینا، آج اس سنت فرعونی کو ہم یاد کرتے ہیں، East INDIA Company کی Divide And Rule Policy کے نام سے۔ ہمیں کس نے تقسیم کیا؟ کب تقسیم کیا؟ کیوں تقسیم کیا؟ ہم دوبارہ ایک کیوں نہیں ہو سکتے؟ یہ سوالات ہم کریں جا کر لوگوں سے پوچھیں کہ آخر یہ سب کیا ہے، ہم کیوں ایک نہیں ہو سکتے؟

کیا یہ فرقہ وارانہ مذاہب اللہ کی نازل کردہ ہیں، کس نے حکم دیا کہ ہم فرقوں میں بٹ جائیں، نہ اللہ نے حکم دیا نہ اللہ کے رسول ﷺ نے حکم دیا، نہ صحابہ کرامؓ نے حکم دیا، نہ ائمہ نے حکم دیا، نہ محدثین یا محققین نے حکم دیا، آخر تمہیں کس نے حکم دیا ہے کہ فرقوں میں تقسیم ہو جاوَ؟ تمہیں حکم دراصل ابلیس کی طرف سے ہوا ہے ،لیکن تمہیں معلوم نہ ہو سکا کہ وہ حکم ابلیس کے طرف سے ہے، کیونکہ حکم دینے والا بظاہر تم میں سے ہے، تمہیں منقسم کرر ہا ہے، لبادہ اسلام کا اوڑھ کر لیکن تم سمجھتے ہو کہ وہ اسلام سے محبت کرتا ہے، جب کہ وہ ہے کچھ اور، کسی اور کے لئے کام کرر ہا ہے، لیکن تم اتنے سیدھے ہو کہ تمہیں ابلیس کی یہ چال سمجھ میں نہیں آتی ۔

(جاری) ---------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تلزم جماعت المسلمین و امامھم

حذیفہ بن یمانؓ سے مروی، صحیح بخاری کتاب الفتن و مسلم کتاب الامارۃ۔ جب بات سننے کو ملی، دعاۃ علی ابواب جھنم ۔ایسا وقت آئے گا حذیفہ کہ دین کا نام لینے والے جھنم کے دروازوں پر کھڑے ہو کر دین کی دعوت دے رہے ہونگے، کیونکہ تم اس کو بظاہر دین سمجھو گے، وہ دین ہوگا نہیں ۔من اجابھم الیھا قذفوہ فیھا ۔جوان کی بات مان لیگا، ان کے چہرے کی نورانیت سے مرعوب ہو کر، ان کے سر پر پگڑی سجی ہے اس کو دیکھ کر، اس کی داڑھی کو دیکھ کر، اس کا ازار ٹخنے سے اوپر ہے اس کو دیکھ کر، اس کی ظاہری شرافت کو دیکھ کر، جو بھی منزل من اللہ شریعت کے علاوہ کسی بزرگ کی بات کو مانتا ہے، جب کے اس بزرگ کی بات اسلام کے خلاف ہو۔ ہم بزرگوں کا احترام کرتے ہیں، لیکن اگر کوئی شخص اللہ کے خلاف دعوت دے، کیا وہ بزرگ ہو سکتا ہے؟ کیا کوئی شخص اللہ کے رسول ﷺ کے خلاف بات کرے وہ بزرگ کہنے کے قابل ہے؟ ہر گز نہیں۔

ایسے بزرگ تو ہندوؤں میں بہت ہیں، ایسے بزرگ تو یہود و نصاری میں بہت ہیں، جو ان کے لئے بزرگ ہیں ہمارے لئے ابلیس ہیں ۔ جو بلا تحقیق ان کی بات مان لیگا، اس کو اپنے ساتھ جھنم میں لے جائیں گے، صحابی نے پریشان ہو کر پوچھا، حذیفہ بن یمانؓ نے ۔صفھم لنا یا رسول اللــــہ ۔اے اللہ کے رسول ﷺ بڑی پریشانی کی بات ہے، کہ بظاہر دین کا نام لینے والے، اور کھڑے جھنم کے دروازوں پر ہیں، ان کی کوئی نشانی تو بتایئے، تا کہ ہم ان سے بچ سکیں، جواب آتا ہے نشانی کوئی نہیں ہے ۔ھم من جلدتنا ۔ کیونکہ وہ ہماری ہی قوم کے لوگ ہونگے ۔ویتکلمون بالسنتنا ۔ ہماری ہی زبان میں باتیں کرتے ہونگے، دیکھنے میں ہماری طرح ہونگے ۔کونسا فرقہ آج کہتا ہے کہ میں قرآن کی دعوت نہیں دے رہا؟ کونسا فرقہ آج کہتا ہے کہ میں سنت کی دعوت نہیں دے رہا؟ کونسا فرقہ کہتا ہے کہ ہم میں شامل ہوگئے تو جھنم میں جاؤ گے؟ کوبھی نہیں کہتا۔

اب کیا کروں اے اللہ کے رسول ﷺ ۔فما تامرنی ان ادرکنی ذلک ۔اگر مجھے ایسا دور مل جائے جب ظاہری طور پر لوگ دیندار ہوں، اور کھڑے جھنم کے دروازوں پر ہوں، میں کہاں جاؤں؟ سنیئے، اور بتایئے کسی فرقہ کے پاس ایسے دلائل ہیں اپنے بارے میں؟ فرمان نبوی ﷺ، حذیفہ ایسے دھوکے بازوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے **تلزم جماعت المسلمین و امامھم** ۔اگر تم بچنا چاہتے ہو تو پھر تمہیں جماعت المسلمین اور اسکے امام سے چمٹنا ہوگا۔ پوچھنے والوں نے پوچھا، کیونکہ وہ ہماری طرح کے نہیں تھے (کہ رندھ کے رندھ رہ گئے ہاتھ سے جنت بھی نہ گئی) ۔فان لم تکن لھم جماعت ولا امام ۔اے اللہ کے رسول ﷺ اگر ایسا ہو جائے، کہ ان لوگ سے جو ایمان پرڈاکہ ڈالتے ہیں ان سے بچنے کے لئے کہیں جماعت المسلمین اور اسکا امام نہ ملے تو میں کیا کرونگا، قال فاعتزل تلک الفرق کلھا ،حذیفہ اسلام اگر ہے تو صرف جماعت المسلمین اور اسکے امام کے ساتھ، اگر تجھے اسلام چاہیے تو اس سے چمٹ جا، اور اگر وہ نہ ہو تو پھر اسلام نہیں مل سکتا اجتماعی طور پر، پھر تجھے انفرادی طور پر اسلام پر عمل کرنا پڑے گا، تجھے تمام فرقہ وارانہ مذاہب کو چھوڑنا پڑے گا، اگر چہ اس اعتزال کہ وجہ لوگ تجھے راشن پانی دینا بند کردیں، لوگ تجھ سے رشتہ ناطے توڑ دیں، ولو ان تعض باصل شجرۃ ۔ اور اگر تجھ کو درختوں کی جڑیں چبا چبا کر زندہ رہنا پڑے، تو حذیفہ اپنی زندگی کے لئے بھی تو ان کی طرف مائل نہ ہونا، کیونکہ زندگی ختم ہوجائے تو غم نہیں، لیکن اگر آخرت ختم ہوگئی تو ہمیشہ کا غم ہے، اگر ان فرقوں کے ساتھ چمٹ گیا تو آخرت برباد ہو جائیگی ۔حتی یدرکک الموت ۔اگر تیری موت بھی آجائے، اگر چہ تیرا رب تجھ سے بڑی محبت کرتا ہے، وہ تجھے بچانے کے لئے خنزیر کے گوشت کو حلال کر دیتا ہے، وہ تجھے بچانے کے لئے غیر اللہ کی نذر کو حلال کر دیتا ہے، وقتی طور پر قانون کے اندر رہ کر، وہ تیری جان بچانے کیلئے بہتا ہوا خون، مردار حلال کر دیتا ہے۔ لیکن وہ تجھے بچانے کے لئے فرقہ وارانہ مذاہب میں شامل ہونے کی کبھی بھی اجازت نہیں دے سکتا، کیونکہ ان میں شامل ہونا اسلام کو کمزور کرنا ہے، اگر اسلام کی مضبوطی چاہیے تو فرقوں کی کمزوری شرط ہے، اگر چہ تیری موت آجائے تو ان میں شامل نہ ہونا ۔وانت علی ذلک تو اکیلا ہی مسلم مرجانا ۔ یہ بہتر ہے کہ تو مرکر اللہ کے پاس مسلم بن کر پہنچ جا۔

(جاری)____________

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام کا انکار کفر ہے۔

(آج کوئی مذاہب کا انکار کرتا ہے تو اس پر کفر کا فتوی نہیں لگایا جا سکتا ہے، ہاں اگر وہ اسلام کا انکار کرے تو ایک بچہ بھی اس پر کفر کا فتوی لگا سکتا ہے۔ یہی فرقہ ہے اسلام میں اور فرقہ وارانہ مذاہب میں)۔

آج ہم آپ سے کہتے ہیں کہ جماعت المسلمین نے جو دعوت دی ہے اس کے ہر ہر نکتہ کا انکار کفر ہے، آپ کے فرقہ وارانہ مذاہب کا انکار کفر نہیں ہے، میں کہتا ہوں ،لکھ لیجئے میری اس بات کو، اور لیکر جایئے اپنے علماء کے پاس اور فتوی لیکر آیئے ، میں آپ کے فرقہ وارانہ مذاہب کا انکار کرتا ہوں، کوئی لگائے مجھ پر کفر کا فتوی اگر ہے ہمت؟ لیکن اگر آپ کہتے ہیں کہ ہم اسلام کا انکار کرتے ہیں، تو میں شرح صدر کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ پر کفر کا فتوی لگتا ہے، کیونکہ جس چیز کا انکار کفر ہے وہی چیز اسلام ہے، جس چیز کا انکار کفر نہیں ہے وہ چیز اسلام نہیں ہے، یہی تو فرق ہے اسلام میں اور فرقہ وارانہ مذاہب میں، تو یہ فرعون کی سنت ہے، (لوگوں کو تقسیم کرنا)۔

اور اسی کی ودیت کردہ سنت ملی یہود کو، اور یہود نے سب سے پہلے اپنی ملت کو تقسیم کر دیا۔ چنانچہ فرمان اللہ کے رسول ﷺ کا۔ عوف بن مالکؓ سے مروی، ابن ماجہ کتاب الفتن اور دارمی کتاب السیر میں۔ صحیح سند سے۔

افترقت الیہود علی احدی وسبعین فرقۃ۔ یہودی موسیٰ علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد جب انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے آنے میں وقفہ بڑھ گیا تو اپنے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیمات سے دوری اور دیگر بزرگان دین سے غلو کی حد تک محبت کی بناء پر فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ کیونکہ پہلا فرقہ جب بنتا ہے تو وہ جماعت المسلمین کو چھوڑ کر بنتا ہے، آج بھی اگر کچھ لوگ جماعت المسلمین کو چھوڑ کر کچھ بھی کہ کر الگ دھڑ ابناتے ہیں، تو وہ فرقہ تو ہو سکتے ہیں ،وہ جماعت المسلمین نہیں ہو سکتے ، پڑھ لیجئے تاریخ آپ کو ہر دور میں یہی ملے گا ، ہر دور میں امام پر کفر کا فتوی لگا کر ہی لوگوں نے خروج کیا ہے، کبھی یہ نہیں کہا کہ امام تو حق پر ہے لیکن پھر بھی ہم الگ درھڑ ابنا رہے ہیں۔

(جاری)-----------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خوارج کی نشانیاں

(آج بھی اگر کوئی قرآن وحدیث کو اپنے فہم سے سمجھتا ہے اور امام جماعت المسلمین پر کفر کا فتوی لگاتا ہے تو وہ خوارج تو ہوسکتا ہے، لیکن وہ مسلم نہیں ہوسکتا۔)

حضرت علیؓ پر بارہ ہزار خوارج نے کفر کا فتوی لگایا۔

مستدرک حاکم کتاب التوبہ والا نابۃ صحیح سند سے، بارہ ہزار خوارج نے کفر کا فتوی لگایا، ہمارے یہاں کہتے ہیں، اتنے لوگ چلے گئے، اتنی تعداد لگ ہوگئی۔ بارہ ہزار لوگ الگ ہوئے۔ کس کے دور میں؟ صحابہ کرامؓ کے دور میں۔ کس سے؟ جماعت المسلمین سے۔ بنیاد کیا ہے؟ تمہارے خلیفہ نے آیت تحکیم کا کفر کیا ہے (نعوذ باللہ من ذلک)، علی مرتضی علی حیدر ابوتراب جنتی انسان ہیں ان پر کفر کا فتوی لگانے والے خود دنیا کے سب سے بڑے کافر ہیں۔ لیکن انہوں نے فتوی لگایا کیونکہ قرآن کو اپنی فہم سے سمجھ رہے تھے، قرآن کو اس کے استدلال کی صورت میں لیکر جیسا اللہ نے نازل کیا ویسا نہیں سمجھ رہے تھے، قرآن ہی سے لوگ گمراہ ہوتے ہیں۔

سورۂ بقرہ۔ یضل به کثیرو یهدی به کثیرا، قرآن کو اٹھا کر ہی فرقے بنتے ہیں، کسی فرقہ نے GURU NANAK کی کتاب کو نہیں اٹھایا، کسی فرقہ نے توراۃ اور انجیل کو نہیں اٹھایا، کسی فرقہ نے پارسیوں کی کتابوں کو نہیں اٹھایا، کہ اس کی وجہ سے الگ ہوئے ہیں، اسی قرآن کو اٹھا کر کہا ہے یہ اس کی وجہ سے الگ ہوئے ہیں، کیونکہ تمہارے امام نے کفر کیا ہے، وہ کفر، کفر ہوتا نہیں ہے، ان کو نظر آتا ہے کیونکہ ابلیس نے ان کے اعمال کو مزین کردیا اور مسلمین کے اعمال کو حقیر کر کے دکھایا، ان کے اندر تکبر آ گیا اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگے، کتاب الٰہی کے سامنے قیاس کرنے لگے، یہ راستہ ابلیس کا تو ہوسکتا ہے، اللہ کے بندوں کا نہیں ہے۔

(جاری)----------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرقہ بندی کا اجراء کرنا یہودیوں کی فطرت ہے۔

(یہود نے سب سے پہلے اپنی امت کو فرقوں میں تقسیم کیا، اس کے بعد نصاری کو فرقوں میں تقسیم کیا، اور اب اس امت کو فرقوں میں تقسیم کیا۔)

یہود نے سب سے پہلے اپنی ملت کو فرقوں میں تقسیم کیا، اور ۷۱ فرقے بنادئے۔ فسبعون فی النار وواحدة فی الجنة ۔ان میں سے (۷۰) جھنم میں گئے، ایک جنت میں جائے گا۔ پھر فرمایا، وافترقت النصاری علی ثنتین وسبعین فرقة ۔ نصاری نے اپنی امت میں (۷۲) فرقے بنالئے ،انہوں نے بھی عیسی علیہ السلام کے آسمان پر اٹھالئے جانے کے بعد، ادوار کے گذرنے کے ساتھ ساتھ علماء اور بزرگوں کی پیروی میں آ کر، (جب کہ وہ علماء اور بزرگ ان کے بزرگ نہیں تھے) لیکن وہ لبادہ اوڑھ کر آئے تھے اسلام کا، وہ لبادہ اوڑھ کر آئے تھے نصرانیت کا۔

اور آپ کو تاریخ میں یہ بات ملے گی، اگر کسی کو شوق ہو کہ وہ کونسا بندہ تھا جس نے نصاری کو فرقوں میں تقسیم تھا، وہ شخص دراصل پہلے یہودی تھا، جس کو آج بھی نصرانی عیسی علیہ السلام کے بعد اپنے دین میں دوسرا سب سے بڑا بزرگ تسلیم کرتے ہیں۔ آج بھی اس کو St.paul کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، لیکن وہ St.Paul پہلے یہودی تھا، عیسی علیہ السلام کے آسمان پر اٹھالئے جانے کے (۴۹) سال کے بعد وہ اچانک نصرانی بن گیا، اور اس نے انجیل کی موجود (۲۷) کتابوں میں سے (۱۴) کتابیں خود لکھی ہیں، سب سے پہلے یہ وہ بندہ ہے، جس نے نصاری کو بتایا کہ عیسی ابن مریم نبی نہیں ہیں وہ اللہ کے بیٹے ہیں، عیسی ابن مریم نے کبھی نہیں کہا کہ میں اللہ کا بیٹا ہوں، لیکن اس نصاری کے بزرگ نے ،(جو درحقیقت یہودی تھا) نصرانی بن کر لوگوں کو سمجھایا کہ مجھے عیسی علیہ السلام خواب میں آئے تھے، اور انہوں نے مجھے بتایا کہ اب تم میرے دین کا کام کرو گے، حقیقت تم لوگوں کو بتاؤ گے کہ میں اللہ کا بیٹا تھا، میں نہیں بتا سکا، اب تم لوگوں کو بتاؤ گے۔

آپ سوچیں ،ابلیس کی چالیں کتنی زبردست ہیں، کہ وہ لوگ جو آپ کے ہوکر آپ کے پاس آتے ہیں، لیکن وہ آپ کے ہوتے نہیں ہیں، وہ بہت اوپر تک چلے جاتے ہیں، اور آپ ان کو اپنا سمجھتے ہیں، وہ اپنے نہیں ہوتے۔

(جاری)------------

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وواحدة فی الجنة ،وھی الجماعة

فاحدی وسبعون فی النار وواحدة فی الجنة ۔تو نصاری میں سے(۷۱)فرقے جھنم میں جائیں گے،اور ایک جنت میں جائیگا۔والذی نفس محمد بیدہ ،اوراس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد علیہ السلام کی جان ہے۔لتفترقن امتی علی ثلا ث وسبعین فرقة ۔میری یہ امت (۷۳)فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی۔

طبرانی نے کبیر میں روایت کیا،علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں صحیح سند سے روایت کیا،اسی روایت کی ایک طریق میں یہ جملہ بھی ملتا ہے،اعظمھا فتنة علی امتی ۔ان(۷۳)فرقوں میں سے میری امت کے لئے سب سے بڑا فتنہ وہ فرقہ ہوگا،یقیصون الامور برایھم ۔جو دینی امور میں اپنی رائے سے فتوی دینگے۔فیحرمون الحلال ،اور وہ حلال کو حرام کردینگے۔وحلال کو حرام کردینگے۔یہ حلت اور حرمت وہ اپنے ہاتھوں میں لے لینگے،اللہ نے حرام کیا وہ حلال کردینگے،اللہ نے حلال کیا وہ حرام کردینگے۔

فثنتان وسبعون فی النار ،ان(۷۲)دوزخ میں چلے جائیں گے۔وواحدة فی الجنة ۔اور ایک ہی جنت میں جائیگا،یہ حدیث اس امت محمد ﷺ کے متعلق ہے کل کوئی یہ نہ کہے کہ حدیث میں ذکر نہیں ملتا،لہذا یہ فرقے یہود و نصاری کے ہیں ہمارے نہیں ہیں!۔کیونکہ ہم جنت میں ہی جائیں گے ہم جہنم میں کیوں جائیں گے؟۔نہیں یہ حدیث اسی امت کے متعلق ہے،اور فرمان انکا ہے جن کا ہم کلمہ پڑھتے ہیں۔

اسی لئے حدیث میں وضاحت بھی ملتی ہے،ابوداؤد کتاب السنة میں صحیح سند سے۔وان ھذہ الملة ۔کہ میری ہی یہ امت (۷۳) فرقوں میں بٹ جائیگی،انہی میں سے (۷۲) دوزخ میں جائیں گے۔وواحدة فی الجنة ۔اور ایک جنت میں جائیگا۔صحابہ نے سوال کردیا،قیل من ھم یا رسول اللہ ؟اے اللہ کے رسول ﷺ وہ ایک جنت میں جانے والا کون ہے؟قال الجماعة ۔فرمایا وہ الجماعت ہے۔

(جاری)----------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجماعة سے مراد جماعت المسلمین ہے۔

صحیح بخاری کتاب الفتن اور صحیح مسلم کتاب الامارۃ کے حوالے سے آپنے حدیث پڑھ لی۔ اس الجماعة کی شناخت اور اس کی نشاندہی خود اللہ کے رسول ﷺ نے فرمادی۔ کیونکہ آپ کبھی بھی کسی جھنمی طائفہ سے چمٹنے کا حکم نہیں دے سکتے، جب آپ نے خود حکم دیا۔ تلزم جماعت المسلمین و امامھم ۔ یقیناً یہی وہ الجماعة ہے جو جنتی ہے، کیونکہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام جنت میں شامل ہونے کا طریقہ ہی جنتی طائفہ میں شامل ہونے کی وصیت ہی بتائیں گے، کبھی یہ نہیں بتا سکتے کہ کوئی شخص ان کی وصیت پر عمل کر کے جھنم میں چلے جائے، ایسا ہو نہیں سکتا۔

تو یہود نے اپنی ملت میں فرقہ بنائے، پھر انہی یہود نے نصاری میں فرقے بنائے، اور انہی یہود نے ہماری امت میں فرقہ بندی کا اجراء کیا، جب عبداللہ بن سبا یہودی سب سے پہلے مسلم بن کر اسلام میں آیا، اس کو معلوم تھا کہ میں اللہ کے توحید کے معاملہ میں کچھ کر نہیں سکتا، اللہ کے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کر نہیں سکتا، لیکن اگر میں کچھ کر سکتا ہوں تو بعد والوں میں اختلاف کروا کے حاصل کر سکتا ہوں، اس نے یہ کھیل شروع کیا، اور اس کے اس طریقہ کی پیروی میں لوگ تقسیم ہوتے چلے گئے، سب سے پہلے اس نے علیؓ کی محبت میں غلو کرتے کرتے لوگوں کو گمراہ کر دیا، اور امارت اور خلافت کے سلسلہ میں لوگوں میں باتیں شروع کر دی، کہ دراصل حق تو علی کا تھا عثمان نے غسب کر لیا، حق تو علی کا تھا عمر بن خطاب نے غسب کر لیا، حق تو علی کا تھا ابو بکر نے چھین لیا، نعوذ باللہ من ذلک۔

اللہ رب العزت کی امانت ہے خلافت وہ کبھی کسی غاسب کے ہاتھ میں نہیں دے سکتا، نہ پہلے دی ہے نہ آج کبھی دے گا، جو لوگ خلفاء اور امراء کو غاسب کہتے ہیں، وہ سوچیں کہ ان زبانوں سے نکلے ہوئے الفاظ پلٹ کر کہیں ان پر نہ لگ جائیں، جیسے عبداللہ بن سبا پر یہ باتیں پلٹ گئیں، اور وہ اس امت میں فرقہ بندی کی بنیاد رکھنے والا پہلا جہنمی شخص بن گیا۔

(جاری)----------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مغرب کی پیروی کروگےتو ڈوب جاؤگے۔

یہ بات ہمیں سمجھنا چاہئے کہ یہود ونصاری کی پیروی کرتے کرتے ہم بھی فرقوں میں تقسیم ہوگئے ،اس بات کی پیشن گوئی موجود ہے۔صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ.لتتبعن سنن من کان قبلکم شبرا بشرو ذراعا بزراع حتی لو دخلوا حجر ضب تبعتموھم ۔تم اپنے سے پہلے ملتوں کی پیروی کروگے بالشت ببالشت ،ذراع بذراع یہاں تک کہ اگر وہ لوگ گوہ کے بل میں داخل ہوجائیں (جس کے بل میں انسان داخل نہیں ہوسکتا) لیکن ان کاوہ کام تمہیں بھلا لگے گا،تم ان کی پیروی میں گوہ کے بل میں بھی داخل ہوجاؤگے،اتنے مبالغہ کے ساتھ ہمیں سمجھا دیا اللہ کے رسول ﷺ نے۔

کہ سورج بھی جب شام کوڈوبتا ہےتو ہمیں یہ سمجھا کر جاتا ہے کہ مغرب کی طرف جاؤگےتو ڈوب جاؤگے،آج ہم مغرب کی پیروی میں اندھے ہو چکے ہیں ،شراب کے نشے کے لئے انگریزی میں لفظ استعمال ہو تا ہے Intoxicationاس کونشہ ہوگیا ہے،یہ مخمور ہے،لیکن مغرب کی پیروی کے لئے بھی ایک لفظ لغت میں مل گیا،اسے کہتے ہیںWestoxication کہ یہ مغرب کے پیروی کے نشے میں مدہوش۔

آج ہمارا جوان مغرب کی پیروی میں مدہوش ہے،جس کی محبت میں اس کو ڈاڑھی رکھنی تھی اس کی محبت کو دل سے نکال بیٹھا،اور کفار کی پیروی میں ڈاڑھی کو مونڈرہا ہے۔ہماری عورت جس کوامھات المومنین کی محبت میں اپنے جسم کا ایک بھی حصہ نہیں دیکھانا چاہیے تھا،آج وہ مغرب کی پیروی میں اپنے آپ کو ساری دنیا کے لئے ظاہر کر دیتی ہے۔ہمارا بچہ جو دین کی تعلیم کے لئے مختص ہونا چاہئے تھا،اگر چہ کہ دنیاوی تعلیم بھی اچھی ہے،لیکن ہم نے دین کی تعلیم کویکسر فراموش کر کے ان بچوں کومغربی تعلیم کے پیچھے لگا دیا-ہمارا معاشرہ جس کواللہ نے بہترین معاشرہ بنایا اسلام کے سنہری اصول عطاء کئے وہ تمام اصول ہم بھول گئے،اور مغرب کی پیروی میں آج Western Culture بنانے کی کوشش میں لگے ہیں،کیونکہ وہ ہمارے سامنے بڑے خوش وخرم ہیں،ترقی یافتہ ہیں،ہم تو بہت پیچھے ہیں ہم ان کی طرح بن جائیں،تو ہم بھی دنیا میں ترقی حاصل کریں گے،انہوں نے آپ کے طریقہ کو حاصل کرلیا ہے،آپ ان کے پیچھے لگے ہیں جبکہ وہ ہماری قرآن کوپڑھ کر دنیا میں آگے گئے ہیں،لیکن وہ ہمیں بتاتے نہیں ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی کوشش سے آگے گئے ہیں۔

(جاری)-----------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان اللہ یرفع بھذاالکتاب اقواما

آج دنیا میں جہاں پرفلاح ہے،فوز ہے،آسانیاں ہیں،رزق کی فراوانی ہے وہاں پراللہ کے دین پرہی عمل ہوتا ہے،لیکن بتایانہیں جاتا کہیں آپ کوخبر نہ ہوجائے کہ کفار ہمارے دین پرعمل کرتے ہیں،لیکن ظاہر نہیں کرتے آج بھی Drnmark میں Umer Law کے نام سے قانون ہے،جہاں تمام بیواؤں، یتیموں،مساکینوں کوان کے گھروں میں رزق پہونچانے کا بندوبست کرواتا ہے،آج بھی تمام نظام حکومت جو یورپ میں ہے،وہ سب کا سب اسلام سے لیا گیا ہے،لیکن بتاتے نہیں ہیں،اوران کی کامیابی کو ہم سمجھتے ہیں کہ ان کے طریقوں کی وجہ سے کامیابی ملی،ہم ان کی پیروی میں لگ جاتے ہیں ان کی کتابیں پڑھتے ہیں ،وہ ہمارے قرآن کوپڑھ کروہاں پہونچے،ہم اس قرآن کوبھول گئے۔

اسی لئے فرمایا اللہ کے رسول ﷺ نے ،ہاں یہ بات سمجھنے کی ہے،صحیح مسلم کتاب الفضائل ،عمر بن خطابؓ سے مروی۔میرے نبی ﷺ کافرمان۔ان اللــه یرفـع بهـذاالکتاب اقواما ۔ضرور بضرور اللہ کی اس کتاب کی وجہ سے قوموں کوبلندی عطاءفرمائے گا،ویـضـع به آخـریـن ۔اوراس کتاب کوچھوڑنے کی وجہ سے آسمان سے فرش پرپٹخ دے گا۔کبھی ہم دینا کے بے تاج بادشاہ تھے،کبھی ہمارے سامنے یہ جھکتے تھے،کبھی ہماری بھیک پر یہ زندہ تھے،آج یہ امت ان کی بھیک پرزندہ ہے،ہمارے پاس وسائل،تعداد،خطہ ارضی کے رقبہ کے اعتبار سے سب سے زیادہ اکثریت ہے،ہمارے پاس ہروہ چیز ہے جو کسی قوم کوفلاح کے رستہ پرلگانے کے لئے چاہئے،لیکن ہمارے پاس اسلام نہیں ہے،فرقہ وارانہ مذاہب کی وجہ سے آج ہم لڑرہے ہیں،اوراپنی تمام توانائی کوآپس میں ہی صرف کرر ہے ہیں۔غورکرنے کی بات ہے ،اللہ اس امت کوہدایت دے۔

(جاری)-----------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرقہ وارانہ مذاہب کی خانہ جنگی ۔(فاعتبروا یا اولی الابصار)

اللہ رب العزت نے فرمایا۔قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا ۔اے رسول ﷺ ان کو بتایئے۔اللہ اس بات پر قادر کہ تم پر تمہارے اوپر سے عذاب بھیج دے،یا تمہارے پیروں تلے زمین پھٹ جائے اور تم سب اس میں دھنس جاؤ،یا پھر یہ نہیں،تو تمہیں آپس میں ٹکڑوں میں تقسیم کروا دے گا۔و یذیق بعضکم باس بعض ۔اور تمہیں آپس کی لڑائی کا مزہ چکا دے گا۔آپس کی لڑائی کا مزہ آج ہم چک رہے ہیں،کہ آج ایک فرقہ وارانہ مذاہب کا ماننے والا دوسرے شخص کو جو خود کلمہ پڑھتا ہے،نماز پڑھتا ہے،لیکن ہے کسی اور فرقے میں،اس کو قتل تک کر دیتا ہے،اس کو کافر اور مشرک کہتا ہے،لیکن یہ باتیں نئی نہیں ہیں،یہ باتیں بہت پرانی ہیں۔

میزان الاعتدال میں ہے،محمد بن موسی البلاساغونی چھٹی صدی ہجری میں اس کی موت ہوئی،دمشق کے منصب قضاء پر فائز تھا اور وہ کہا کرتا تھا،فرقہ وارانہ مذاہب کے بارے میں ایک تاریخی جائزہ ہے۔لو کان لی الامر لاخذت الجزیة عن الشافعة ۔اگر مجھے اختیار دیدیا جائے تو میں حنفی مذہب کے علاوہ جتنے شافعی دمشق میں رہتے ہیں ان سب سے جزیہ اصول کرونگا۔جزیہ کس سے لیتے ہیں؟جزیہ لیتے ہیں غیر مسلم سے،جزیہ لیتے ہیں کافر سے،ایک اسلام کا بظاہر ماننے والا دوسرے اسلام کے ماننے والے کے بارے میں کہتا ہے کہ اس میں جزیہ لیتا،لیکن مجھے اس کا اختیار نہیں ہے،کہ لوگ کیا کہیں گے!یعنی دل سے تو بغض شدید ہے لیکن لوگوں کی وجہ سے چپ ہوں،ورنہ بس نہیں چلتا کہ انکو سب کچھ کہہ جاؤں۔

اصبغ بن خلیل القرطبی،مالکی مذہب کا فقیہی،مفتی،حدیث اور محدثین کا بڑا دشمن،وہ حدیث کی ایک کتاب مصنف ابن ابی شیبہ کے تعلق سے کہا کرتا تھا،میزان الاعتدال،جلد ا صفحہ نمبر ۲۷۹۔لان یکون فی کتبی راس خنزیر احب الی من ان یکو ن فیھا مصنف ابی بکر بن ابی شیبة ۔میری کتابوں کی الماری میں خنزیر کا سر رکھا ہو یہ بہتر ہے کہ مصنف ابن ابی شیبہ رکھی ہو اس کے مقابلہ میں۔یہ لوگ،نام ان کے اسلام والے ہیں،منصب ان کے اسلام والے ہیں،لیکن یہ باتیں اسلام کی نہیں ہیں۔فاعتبروا یا اولی الابصار ،اگر تمہارے پاس آنکھیں ہیں تو عبرت حاصل کرلو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرقہ وارانہ مذاہب کا کفر

یہ تعصب حدیث کی حد تک نہ رہا بلکہ بڑھ گیا قرآن کی حد تک پہونچا۔ چنانچہ چھٹی صدی ہجری میں ابوالحسن عبیداللہ الکرخی نام کا ایک بندہ آتا ہے، اور وہ اصول کرخی لکھتا ہے جو آج بھی مدارس میں فقہ کے اصول کی کتب میں شامل ہے۔ اس کے ہاتھ نہیں کانپے لکھتے ہوئے، اس نے لکھا، ان کل آیة تخالف قول اصحابنا ۔ اگر کوئی قرآن کی آیت مل گئی جو ہمارے فقہاء کے مذہب کے خلاف ہوئی، فانها تحمل عن النسخ ۔ اس آیت کو ہم منسوخ سمجھیں گے، وہ آیت منسوخ ہے میرے امام کا قول منسوخ نہیں ہوسکتا آیت قرآنی منسوخ ہے، ایسا لکھنے والا اگر آپ کی نظر میں مسلم ہے تو ایسا اسلام آپ کو مبارک ہو، جماعت المسلمین کو ایسا اسلام نہیں چاہے، جماعت المسلمین کو خالص اسلام چاہے۔

ان الدین عند الله الاسلام ۔ اللہ کی نظر میں دین صرف اسلام ہے، ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وهو فی الآخرة من الخاسرین ۔ جس نے اسلام کو چھوڑ کر، یہ سارا تماشہ بنایا، اسلام کے علاوہ یہ ساری باتیں نکالیں یہ قبول نہیں ہونے والی، وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں ہوگا۔ کیف یهدی الله قوما کفروا بعد ایمانهم وشهدوا ان الرسول حق ۔ اللہ ایسے لوگوں کو کیسے ہدایت دے، اللہ سوال کر رہا ہے، تم ہدایت مانگتے ہو؟ اللہ ایسے لوگوں کو کیوں ہدایت دے، جو ایمان لانے کے بعد کفر کرتے ہیں، جبکہ وہ کلمہ پڑھ چکے ہیں وہ گواہی دیتے ہیں کہ محمد ﷺ سچے رسول ہیں۔

(جاری)-----------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقلید کی شدت میں قرآنی آیت کا صریح انکار۔(نعوذ باللہ من ذلک)

ساتویں صدری ہجری میں ابن جبیر اندلسی اپنے سفر نامہ رحلت ابن جبیر پر لکھتے ہیں، صفحہ نمبر (۷۰)۔ اہل سنت کے ائمہ میں سب سے پہلے بیت اللہ کی بات ہو رہی ہے۔ یاد رکھئے گا، سورۂ بقرہ میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے، و اتخذوا من مقام ابراھیم مصلی ۔ جب بیت اللہ میں امام صلوۃ پڑھائیگا، تو مقام ابراہیم پر کھڑا ہو کر امامت کرے گا، اس کے علاوہ مصلی نہیں ہو سکتا۔ لکھتے ہیں کہ تقلید نے زور پکڑلیا، تیسری صدی ہجری کے بعد لوگ ائمہ اربعہ کے نام پر مذاہب بنا کر تقسیم ہو گئے، اہل سنت کے ائمہ میں سب سے پہلے امام شافع کے مصلی پر نماز ہوتی، پھر مالکی پڑھتے، مگر مغرب میں وقت کی تنگی کی وجہ سے سب امام ایک ساتھ ہی صلوۃ اداء کر دیتے، تمام مقتدی بغور متوجہ ہو کر سنتے، کیونکہ چاروں طرف سے اماموں کے تکبیرات کی آوازیں آ رہی تھیں۔

اللہ تو کہے۔ و اتخذوا من مقام ابرھیم مصلی، مقام ابراہیم ہے تمہارا مصلی، مقام ابراہیم کو چھوڑ کر علیحدہ مصلے بنا لئے، جن کی پیروی حکم اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو دیا، اور انہوں نے چار مصلی بنا لئے اور اتنے پریشان ہو گئے، کہ مغرب میں وقت کم ہے اور چاروں امام ایک ساتھ صلوۃ پڑھا رہے ہیں، مقتدی پریشان ہیں بغور سن رہے ہیں، کبھی ایسا ہوتا کہ مالکی، شافعی اور حنبلی اماموں کی تکبیر پر رکوع و سجود کر لیتے، بعد میں احساس ہوتا کہ ہمارے امام نے تو رکوع کیا ہی نہیں، میں نے دوسرے امام کی آواز پر رکوع کر لیا، اور کبھی اپنے امام کے خلاف دوسرے امام کے سلام کے ساتھ سلام پھیر دیتے، یہ حال کر دیا اللہ کے گھر کا جس میں جانے کے لئے میں اور آپ تڑپتے ہیں، ترستے ہیں، دعاؤں مانگتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم ٹھیکیدار ہیں، جو وہاں پر قابض ہے وہ حق پر ہے، یہ بھی تو قابض تھے کیا یہ حق پر تھے؟ جو کہتا ہے کہ بیت اللہ کی کنجیاں جس کے ہاتھ میں ہے وہ حق پر ہے، وہ اس کا جواب لیکر آئے، کیا چار مصلی بچانا حق ہے؟ اگر نہیں، تو پھر تمہارے اصولوں سے کیوں حق نہیں، کیونکہ اس وقت تو اقتدار ان کے پاس تھا۔

(جاری)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید مقلدین کی نظر میں۔

مفاتیح الغیب میں فخر الدین الراضی لکھتے ہیں ۔میں مقلدین فقہاء کی ایک جماعت کے پاس گیا ،میں نے بعض مسائل میں ان کے سامنے آیات پڑھیں ،جوانکے فقہاء کے پیش کردہ مسائل کے بالکل خلاف تھے ،آیات میں نے پڑھ کر سنائیں ،انہوں نے نہ صرف یہ کہ ان آیات کو ماننے سے ہی انکار کر دیا بلکہ میری طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگے ،کہ یہ فخر الدین کیسی بات لیکر آیا ہے ،یہ آیت قرآن کی ہو ہی نہیں سکتی ،کیونکہ ہمارے امام کا قول اس کے خلاف ہے ،اس کو قرآن سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے کیونکہ ہمارے امام سے غلطی نہیں ہو سکتی۔

جب کہ پوچھیۓ ،کسی فقہ کے طالب علم سے جب فقہ کی ابجد پڑھائی جاتی ہے ،تو پہلا اصول یہ پڑھایا جاتا ہے ،المجتھد یخطئی ویسیب ۔مجتھد صحیح بھی بتا سکتا ہے ،غلط بھی بتا سکتا ہے ،اگر غلط نہیں بتا سکتا تو صرف ایک انسان ہے جو غلط نہیں بتا سکتا۔

ومایںطق عن الھوی ،ان ھو الا وحی یوحی ۔صرف ایک بندہ ہے وہ میرے رسول ﷺ ہیں جو غلط نہیں بتا سکتے ،کیونکہ جب وہ کہتے ہیں تو اپنی مرضی سے نہیں کہتے ،وہ جب بھی کہتے ہیں تو وحی کی وجہ سے کہتے ہیں ،ہم پیروکاران کے جو ناطق وحی ہے ،آپ کن کے پیروکار بنتے ہیں یہ آپ کی مرضی ہے !۔

(جاری)---------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقلید بہت بڑا فتنہ ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا۔ابوداؤد،اور ترمذی کی صحیح حدیث کتاب العلم،ابو درداءؓ سے مروی،ان العلماء ورثة الانبیاء۔علماء انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے وارث ہوتے ہیں ،ان الانبیاء لم یورث دینا رولا درهما،لیکن انبیاء کی وراثت میں دینار اور درھم نہیں ملتے،انما ورثوا علما،انبیاء کی وراثت تو علم ہے،من اخذه اخذبحظ وافر ،جس نے اس علم کو پکڑلیا جو نبی چھوڑ کر گیا تو اس نے بہت بڑی چیز حاصل کر لی۔

علامہ ابن تیمیہ الجوزیہ اعلان الموقعین جلد نمبر ا صفحہ نمبر ے پر لکھتے ہیں۔وکیف یکون من ورثة رسول ﷺ من یجهد فی رد ما جاء به الی قول مقلده اومتبوعه۔وہ شخص کہ جو اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث کے خلاف اپنے امام اور اپنے بزرگ کی پیروی میں لگ جاتا ہے،اسکو اللہ کے رسول ﷺ کی وراثت سے کیا لینا دینا،اس کو وراثت نہیں ملی،وہ وراثت جس کو ملتی ہے وہ صرف اس کی بات کرتا ہے جو آسمان سے نازل ہوا،و یضیع ساعة عمره فی التعصب والهواء۔اور ایسا شخص اپنے آپ کو عالم تو سمجھتا ہے لیکن اس کی ساری زندگی ضائع ہو جاتی ہے تعصب پر اور خواہشات پرستی پر،تا اللہ انها فتنة امت و آمت۔اللہ کی قسم یہ تقلید ایک فتنہ ہے جو خود ایک اندھا فتنہ ہے،اور اس نے اپنے پیروکاروں کو اندھا کر دیا ہے۔

(جاری)------------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقلدین سے ائمہ بری الذمہ ہیں۔

شرح التوضیح علی التلویہ میں ہے فقہ کی کتب میں پڑھائی جاتی ہے، صاحب کتاب نے لکھا۔ اما المقلد فا لدلیل عندہ قول مجتھد ، کیونکہ مقلد کے نزدیک اس کے امام کا قول آخری دلیل ہوتا ہے، فالملقد یقول ھذاالحکم عندی ۔ کیونکہ مقلد اس بات کا پابند ہے کہ وہ کہے گا یہی قول میرا قول ہے یہی قول سچا قول ہے، لانہ ادا رای ابی حنیفہ ، کیونکہ مجھے اس بات تک میرے امام ابوحنیفہ کے قول نے پہونچایا ہے، وان کلما ادالیہ رایہ فھو واقع عندی ، جوقول میرے امام کا ہوگا، وہی میرے نزدیک فیصلہ کن قول ہوگا ۔ یہ سند اللہ نے کسی بشر کو نہیں دی کہ اس کا قول قول فیصل ہو، یہ سند صرف ایک بشر کو ملی۔

سورۃ نساء، فلا وربک لا یو منو ن حتی یحکمو ك فیما شجر بینھم ۔ اے رسول ﷺ آپ کے رب کی قسم ہے، قسم پر قسم ہے، یہ لاکھ مرتبہ کلمہ پڑھ لیں، یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے تمام اختلافات میں آپ کے فیصلہ کو تسلیم نہ کرلیں ۔ یہ بلا رہے ہیں اماموں کی طرف ، ہم بلا رہے امام الانبیاء کی طرف ، جن کی امامت کی وجہ سے یہ امام، امام بن گئے ، امام ابوحنیفہ میرے امام ہیں ، کیونکہ وہ امام الانبیاء محمد ﷺ کے سچے پیروکار ہیں ، انہوں نے نہیں کہا تھا کہ تم حنفی بن جانا ، اگر کہا تھا ، تو ایک قول لا کر دیکھا دو۔ لیکن میں آپ کو بتا تا ہوں۔

ابن عبدالبر، الانتقاء میں لکھتا ہے، امام ابوحنیفہ کا قول، حرام من لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلا می ، حرام ہے کہ میرے کلام سے بندہ کسی کو فتوی دے ، جب تک کہ اس کو یہ معلوم نہ ہو، میری دلیل کا ہے ، امام ابوحنیفہ بری الذمہ ہیں مقلدین سے ، جیسا کہ عیسی علیہ السلام بری الذمہ ہیں نصاری سے ، عیسی نے نہیں کہا کہ میں اللہ بیٹا ہوں، لیکن نصاری کہتے ہیں ، ابوحنیفہ نے نہیں کہا کہ مجھے امام بناؤ اور فرقوں میں بٹ جاؤ لیکن یہاں لوگ کر رہے ہیں امام صاحب بری الذمہ ہیں ، لیکن پیچھے آنے والے نہیں بچ سکتے ، کیونکہ اندھی تقلید میں پڑے ہیں۔

(جاری)-------------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سچ زبانوں پر آہی جاتا ہے۔(انور شاہ کشمیری صاحب کا اعتراف)

لیکن پھر بھی زبانوں پر سچ آہی جاتا ہے،وحدت امت رسالہ ہے،صفحہ نمبر ۱۵،انور شاہ کشمیری صاحب کی بات ہے،برصغیر میں فقہ حنفی کے بہت بڑے بزرگ گذرے ہیں ۔مفتی محمد شفیع صاحب کہتے ہیں،قادیان کے سالانہ جلسہ میں سید انور شاہ صاحب اندھیرے میں بوقت فجر سر پکڑے بیٹھے تھے۔میں نے پوچھا حضرت مزاج کیسا ہے؟فرمایا،ٹھیک ہے میاں،لیکن کیا بتاؤں،کیا پوچھتے ہو ،میری عمر ضائع ہوگئی،میں نے وجہ پوچھی،حضرت کیا ماجرہ ہے؟آپ تو بڑے عالم ہیں،بڑے اللہ والے ہیں،آپ کی عمر ضائع ہوگئی تو ہم میں سے کس کی عمر کام میں آئی،کہتے ہیں۔"ہماری عمر اور ہماری ساری کدو کاوش کا خلاصہ یہ رہا،کہ ہم امام ابوحنیفہ کے مسائل کے دلائل تلاش کرتے رہے ،دوسرے ائمہ پر اپنے مذہب کو ترجیع دینے کی کوشش کرتے رہے،لیکن اب غور کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں،کہ کس چیز میں عمر برباد کردی میں نے" گھر کی گواہی ہے،ہماری نہیں مانتے،قرآن کی نہیں مانتے،حدیث کی نہیں مانتے،صحابہ کی نہیں مانتے،ائمہ کی نہیں مانتے،اپنے بزرگوں کی مان لو ،لیکن نہیں مانتے۔

سورۃ بقرہ،اذ تبرا الذین اتبعوا من الذین اتبعوا،وہ وقت آنے والا ہے ہم تم کو ڈرا رہے ہیں،جب تمہارے متبوع تمہیں چھوڑ کر بھاگ جائیں گے،جن کی تم پیروی کرتے ہو،ورا ء العذاب ،کیونکہ سب کو عذاب نظر آرہا ہوگا،وتقطعت بھم الاسباب ،تعلقات رشتہ ناتے ختم ہوجائیں گے،وقال الذین اتبعوا،اس دن پیروی کرنے والے مقلدین کہیں گے،لو ان لنا کرۃ فنتبرا منھم کما تبرا و منا،اے اللہ ایک مرتبہ دنیا میں بھیج دے ان کی وجہ سے ہم یہ سمجھتے رہے کہ یہی دراصل دین ہے،لیکن ہم گمراہ ہوگئے،ہمیں ایک موقعہ دے جیسے آج یہ ہم سے بیزار ہے،ہم ان سے بیزار ہوکر دکھائیں گے،کذلک یریھم اللہ اعمالھم حسرات علیھم ،اسی طرح اللہ ان کی باتوں کو حسرت بنا کر دکھائے گا،ہائے افسوس،وما ھم بخاریجین من النار ،لیکن وہ آگ سے نکل نہیں سکیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد الرسول ﷺ کے علاوہ کسی کی سفارش کام نہیں آئیگی۔

سورۂ بقرہ ،اذ تبرا الذین اتبعوا من الذین اتبعوا ،وہ وقت آنے والا ہے ہم تم کوڈرار ہے ہیں ،جب تمہارے متبوع تمہیں چھوڑ کر بھاگ جائیں گے ،جن کی تم پیروی کرتے ہو ،کیونکہ وہاں پر صرف ایک شخص ہے ،جواللہ کے پاس جا کر سفارش کرسکتا ہے ،کسی میں مجال نہیں ہے ،امام ابوحنیفہ بھی اسی در پر جائیں گے ،امام شافعی ،امام مالکی ،امام احمد ابن حنبل سب اسی در پر جائیں گے ،کیونکہ ہر جگہ جا کر ایک ہی جواب ملے گا ،نفسی ،نفسی ،نفسی اذھبوا الی غیری ،(صحیح بخاری) میرے پاس کہاں آ گئے آج تو مجھے اپنی پڑی ہے ،کسی اور کے پاس جاؤ ،لیکن ایک جگہ پہنچ کر یہ جواب نہیں ملے گا ،جہاں پر محمد الرسول ﷺ ہونگے ،یہ ائمہ بھی ان میں شامل ہونگے یہ میرا ایمان ہے ،سب جا کر کہیں گے ،اشفع لنا عند ربک ،جا کر اپنے رب سے سفارش کیجئے ،تو یہاں سے جواب نہیں آئیگا کہ مجھے اپنی پڑی ہے ،یہاں سے کہا جائے گا ،اذھب الی ربی ،میں اپنے رب کے پاس جا رہا ہوں اور تم سب کی شفاعت کروا کر آؤنگا ،آپ کو کیا چاہئے ،کس کا ساتھ چاہئے ؟ جو قیامت کے دن ساتھ نبھائے گا یا اس کا جو ساتھ چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔

اذ تبر الذین اتبعوا من الذین اتبعوا وراء العذاب ،کیونکہ سب کو عذاب نظر آرہا ہوگا ،وتقطعت بھم الاسباب ،تعلقات رشتہ ناتے ختم ہو جائیں گے ،وقال الذین اتبعوا ،اس دن پیروی کرنے والے مقلدین کہیں گے ،لو ان لنا کرۃ فنتبرامنھم کما تبر اومنا ،اے اللہ ایک مرتبہ دنیا میں بھیج میں دے ان کی وجہ سے ہم یہ سمجھتے رہے کہ یہی دراصل دین ہے ،لیکن ہم گمراہ ہو گئے ،ہمیں ایک موقعہ دے جیسے آج یہ ہم سے بیزار ہے ،ہم ان سے بیزار ہو کر دیکھائیں گے ،کذلک یریھم اللہ اعمالھم حسرات علیھم ،اسی طرح اللہ ان کی باتوں کو حسرت بنا کر دیکھائے گا ،ہائے افسوس ،وما ھم بخاریجین من النار ،لیکن وہ آگ سے نکل نہیں سکیں گے۔

(جاری)----------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بزرگوں کی پیروی، اور اللہ رب العزت کا خطاب۔

(مقصد صرف اور صرف پرامن طریقہ سے اس امت کو متحد کرنا ہے، ان کی اصلاح کرنی ہے، لیکن آئینہ دیکھانا ضروری ہے، کیونکہ آئینہ میں اپنا عکس دیکھ کر نظر آ جائے کہ چہرے پر کتنے دھبے ہیں، اس چہرہ کے کو ٹھیک کرنا ہے)۔

سورۂ احزاب میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا۔ یلیتنا اطعنا اللہ و اطعنا الرسولا۔ کہیں گے کاش کہ ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی کاش کہ ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کی ہوتی۔ ان اطعنا سادتنا و کبر آء نا فاضلونا السبیلا۔ ہم نے تو سادات کی پیروی کی، بزرگوں کی پیروی کی، مولوی کی پیروی کی، ملاء کی پیروی کی، پیر کی پیروی کی، فقیر کی پیروی کی، لیکن نہیں کی تو محمد ﷺ کی نہیں کی۔

آپ کو کیا چاہئے؟ ہم تو اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ ہم نے تو فیصلہ کرلیا ہے کہ ہمیں دین اسلام چاہئے، آپ کو کیا چاہئے؟ یہ فیصلہ آپ کریں گے، لیکن آپ کے لئے فیصلہ آسان کرنے کی کوشش کرونگا، چند مسائل آپ کے سامنے پیش کرونگا، صرف اس نیت کے ساتھ کہ آپ اس بات کو سمجھیں، کہ امام ابوحنیفہ نے اور دیگر ائمہ نے ایسی باتیں نہیں کی ہیں، یہ بعد میں ان کی طرف انتساب کر کے شامل کر دی گئی ہیں، جیسے St.Paul نے نصاری میں فرقے بنالئے عقائد تک تبدیل کر دئے، ایسے ہی اس امت کی کتابوں میں بھی غلط باتیں شامل کردی گئی ہیں۔ ائمہ اور علماء جو حق پر تھے وہ اس سے بری الذمہ ہیں، لیکن یہ باتیں بڑی ہولناک ہیں، یہ باتیں ایسی ہیں کہ ان باتوں کو بتانے سے پہلے میں دوبارہ کہتا ہوں، مقصد صرف اور صرف پر امن طریقہ سے اس امت کو متحد کرنا ہے، ان کی اصلاح کرنی ہے، لیکن آئینہ دیکھانا ضروری ہے، کیونکہ آئینہ میں اپنا عکس دیکھ کر نظر آ جائے کہ چہرے پر کتنے دھبے ہیں، اس چہرہ کو ٹھیک کرنا ہے۔

(جاری)--------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایمان کا عقیدہ فرقہ وارانہ مذاہب کی نظر میں۔

ایمان بڑھتا بھی ہے اور گھٹتا بھی ہے۔سورۂ انفعال کی آیت ہے،ان المو منون اذا ذکر اللہ وجلت قلو بھم ،ایمان والے تو وہ ہیں جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے ان کے دل دہل جاتے ہیں،واذا تلیت علیھم آیاتہ ،اور جب اللہ کی آیات ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں،زادتھم ایمانا ،تو ان کا ایمان پہلے کی نسبت بڑھ جاتا ہے ۔ایمان بڑھنا قرآن سے ثابت ہے۔

حنفی فقہ کی کتاب، میں حنفی فقہ کہ رہا ہوں جب کہ یہ کتاب امام ابوحنیفہ کی نہیں ہے۔**شرح فقہ اکبر ابو منصور المترودی السمر قندی** کی کتاب ہے،جس پر **ملاء علی القاری** نے شرح بھی لکھی ہے،صفحہ نمبر ٦٧ پر لکھا ہے،ایمان اھل السماء والارض من الانبیاء والاولیاء وسائر المو منین من الابر ار والفجار لا یزید ولا ینقص ۔آسمان اور زمین میں جتنے ہیں انبیاء ہوں،فرشتے ہوں،اولیاء ہوں ،ایمان والے ہوں ،نیک ہوں یا بد ہوں، کسی کا بھی ایمان بڑھتا نہیں ہے،ایمان جیسا ایک دفعہ ملتا ہے ویسا ہی رہتا ہے۔

آپ کو کیا چاہئے؟ سورۂ انفعال کی آیت یا شرح فقہ اکبر کا یہ مسئلہ۔فیصلہ کیجئے فرقہ وارانہ مذاہب یا دین اسلام۔

--------(جاری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن کا احترام احناف کی نظر میں۔

("اگر کوئی شخص قرآن پر پیر رکھ دے لیکن اسکی نیت بے حرمتی کی نہ ہو تو کچھ نہیں ہوگا"۔اگر آپ کی نظر میں یہ اسلام ہے تو ایسا اسلام آپ کو مبارک ہو،ہمیں ایسا اسلام نہیں چاہئے)۔

قرآن کا احترام کے بارے میں اللہ رب العزت نے سورۂ بقرہ میں ارشاد فرمایا۔مـــن یعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب۔جو اللہ کی طرف منسوب کردہ شعائر کا احترام کرتا ہے،تو یہ دل کا تقوی ہے،ہمارے پاس اللہ کے شعائر میں ایک بہت بڑی چیز ہے،جس کا احترام ہم پر فرض ہے،وہ ہے اللہ کی کتاب قرآن مجید۔

فتاوی عالمگیری صفحہ نمبر۳۲۲۔رجل ودع رجله على المصحف ان كان على وجه الاستخفاف يكفر والا فلا ۔اگر کوئی شخص (اسکا ترجمہ کرتے ہوئے مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے) اپنا پیر قرآن پر رکھ دے (استغفر اللہ) لیکن اس کی نیت بے حرمتی کی نہ ہو،تو وہ کافر نہیں ہوگا،اگر بے حرمتی کی نیت سے یہ کہہ کر پیر رکھا ہے کہ میں نہیں مانتا تو وہ کافر ہے۔

آپکو کیا چاہئے؟فرقہ وارانہ مذاہب یا دین اسلام۔

(جاری)----------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلوۃ کی افتتاح احناف کی نظر میں۔

ابوداؤد کتاب الطہارۃ کی صحیح حدیث۔حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کا فرمان۔مفاتح الصلوۃ الطھور۔صلوۃ کی کنجی وضوء ہے،وتحریمھا التکبیر ،صلوۃ کی ابتداءاللہ اکبر سے ہوتی ہے،وتحلیلھا التسلیم ،اوراسکی انتہاءالسلام علیکم ورحمۃ اللہ سے ہوتی ہے ۔صلوۃ اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے یہ فیصلہ ان کا ہے جن فیصلہ سے ہم انکارنہیں کرسکتے۔

ہدایۃ کتاب الصلوۃ جلد ا،صفحہ نمبر ۹۹۔فان قال بدل التکبیر اللہ اجل ،اگرکوئی بندہ صلوۃ کے شروع میں اللہ اکبر کی جگہ کہدے اللہ اجل،او اللہ اعظم ،یا اللہ اعظم کہے،او الرحمن اکبر ،یا یہ کہدے الرحمان اکبر،اجزء ہ عند ابی حنیفہ ،تو ابوحنیفہ کے نزدیک صلوۃ شروع ہوجائے گی۔

لیکن ہدایۃ کے مصنف کے پاس کوئی سندنہیں ہے،جس کی بنیاد پر وہ یہ بات کہہ رہے ہیں ، کیونکہ امام ابوحنیفہ کے بیچ اور ہدایۃ کے مصنف کے درمیان ایک بہت بڑا فاصلہ ہے،تقریبا ۵۰۰ سال کا فاصلہ ہے،المر غینانی جن کی طرف ہدایۃ کا انتساب ہے،اس مصنف کی سندنہیں پہنچتی امام صاحب تک تو اس نے کیسے کہا کہ امام ابوحنیفہ نے یہ فرمایا ہے،میرا ایمان ہے کہ وہ ایسی بات نہیں کرسکتے ،لہذا صلوۃ کی ابتداء کے لئے یہ کہنا کہ اللہ اکبر کی جگہ اللہ اجل یا اللہ اعظم کہہ کر شروع ہوسکتی ہے،تو یہ اسلام نہیں ہے،یہ فرقہ وارانہ مذاہب کی بات ہے۔

آپ کو کیا چاہئے؟ فرقہ وارانہ مذاہب یا دین اسلام۔

(جاری)---------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلوۃ کی افتتاح احناف کی نظر میں۔(۲)

صلوۃ عربی زبان میں پڑھی جاتی ہے۔صحیح بخاری کتاب الصلوۃ،انسؓ فرماتے ہیں،ان النبیﷺ وابا بکر وعمر کانوا یفتتحون الصلوۃ بالحمد للہ رب العالمین ،انسؓ کہتے ہیں میں نے نماز پڑھی ہے اللہ کے رسولﷺ کے پیچھے،ابوبکر وعمرؓ کے پیچھے یہ اس دنیا کے بہترین لوگ ہیں،ان میں سے ہر شخص صلوۃ کو شروع کرتا ہے الحمد للہ رب العالمین،بلسان عربی مبین،عربی زبان میں۔

مذہب کیا کہتا ہے؟ہدایۃ کتاب الصلوۃ،جلد ا صفحہ نمبر ۹۹۔فان افتتح الصلوۃ بالفارسیۃ۔اگر کوئی شخص صلوۃ کو فارسی زبان میں پڑھ لے،وھو یحسن العربیۃ ،جب کہ اس کو عربی آتی ہو،اجزء ہ عند ابی حنیفہ ،تو ابو حنیفہ کے نزدیک کافی ہے،ویجوز بای لسان کان سوی الفارسیۃ ۔بلکہ فارسی بھی نہ آتی ہو جبکہ عربی آتی ہو اپنی مادری زبان میں پڑھ لے،نماز ہو جائے گی،کیسے ہو جائے گی؟ یہ فیصلہ کرنے والے کون لوگ ہیں کہ نماز ہو گی یا نہیں ہو گی؟ یہ فیصلہ انسانوں میں صرف ایک بندہ کر سکتا ہے،وہ اللہ کے رسولﷺ ہیں،کسی کو اللہ نے یہ اختیار نہیں دیا،کہ کس کی نماز ہو گی یا کس کی نہیں ہو گی۔

آپ کو کیا چاہیے فرقہ وارانہ مذاہب یا دین اسلام۔

(جاری)-----------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی

لیکن مذہب کہتا ہے کہ ہو جائی گی۔(یہ کیسا اسلام ہے)؟

سورۂ فاتحہ کے بغیر صلوۃ نہیں ہوتی ،اور یہ فیصلہ اللہ کے نبی ﷺ کا ہے،صحیح بخاری ومسلم ،عبادہ بن صامتؓ سے مروی،لا صلوۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب ،ایک چیز ہے جس سے صلوۃ نہیں ہوتی ،وہ سورۂ فاتحہ ہے جس نے فاتحہ نہیں پڑھی اس کی صلوۃ نہیں ہوگی ،جب محمد ﷺ نے کہہ دیا صلوۃ نہیں ہوگی تو پھر نہیں ہوسکتی۔

لیکن مذہب کچھ اور کہتا ہے ،ہدایۃ کتاب الصلوۃ جلد ا صفحہ نمبر ۱۹۹،قدوری صفحہ نمبر ۴۷،وعدنا ما یجزا من القراءۃ فی الصلوۃ آیۃ۔اگر صلوۃ میں کوئی سی بھی ایک آیۃ بھی پڑھ لے صلوۃ ہو جائے گی ،میں کہتا ہوں،سورۂ فاتحہ کو چھوڑ کر اگر میں نے ایک صلوۃ میں پورا قرآن پڑھ لیا میری نماز نہیں ہوگی ،کیونکہ میرے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تیری صلوۃ نہیں ہوگی جب تک تو فاتحہ نہیں پڑھتا ،یہ کہتے ہیں کہ کوئی سی بھی ایک آیۃ پڑھ لو ہو جائے گی ،آپ کو کیا چاہیئے؟ صلوۃ قبول کروانی ہے یا رد کروانی ہے۔

فرقہ وارانہ مذاہب یا دین اسلام،فیصلہ کریں امید ہے کہ فیصلہ آسان ہو رہا ہوگا۔

(جاری)----------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آخر تم نے کلمہ پڑھا کس کا ہے؟ یہ تو فیصلہ کرلو!

ان کی جرأت پر آپ کو حیرت ہوگی ،صلوۃ الجنازہ ،جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں ۔صحیح مسلم کتاب الجنائز ،اتی النبی ﷺ برجل قتل نفسه ،ایک شخص کا جنازہ نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا ،اس نے اپنے آپ کو چھرے سے خود قتل کیا تھا ،فلم یصل علیه ،آپ نے فرمایا ،اس نے خودکشی کی ہے میں اس کا جنازہ نہیں پڑھونگا۔

فتاویٰ عالمگیری جلد ا ،صفحہ نمبر (۱۶۳) ۔من قتل نفسه عمدا یصلی علیه عند ابی حنیفه ، جس نے اپنے آپ کو جانتے بوجھتے ،حوش وہواش میں خود قتل کیا ہے اس کی جنازہ کی نماز ہوگی ابوحنیفہ کے نزدیک ،ومحمد ،اور امام محمد کے نزدیک جو امام صاحب کے شاگرد ہیں ،لیکن بات یہاں مکمل نہیں ہوتی ۔وھو اصح ،لکھنے والا لکھتا ہے کہ یہی بات زیادہ صحیح ہے ،یہی بات زیادہ صحیح ہے کہ اس کا جنازہ پڑھا جائے ،کونسی بات زیادہ صحیح ہوسکتی ہے ،اللہ کے رسول ﷺ جنازہ نہیں پڑھتے ،یہ پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری بات زیادہ صحیح ہے۔

تم نے آخر کلمہ پڑھا کس کا ہے یہ تو فیصلہ کرلو؟ قبر میں سوال کس کا ہوگا؟ اس کا جواب دے دو ،امام ابوحنیفہ سے قبر میں کس کا سوال ہوا تھا؟ سینے پر ہاتھ رکھ کر جواب دو ،ان سے صرف محمد الرسول ﷺ کا سوال ہوا ،اور انہوں نے کبھی نہیں کہا ،کہ یہ مسائل میں نے بنائے ہیں ،میری طرف منصوب ہیں یا ان کو مان لینا۔

(جاری)----------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک رکعت وتر سے، احناف کا سرے سے انکار

ایک رکعت وتر۔ صحیح بخاری کتاب الوتر، عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کا فرمان

، صلوۃ اللیل مثنی مثنی۔ رات کی نماز (تہجد) کی دو، دو رکعت ہے

، فاذاخشی احدکم الصبح ، جب تم میں سے کسی کو صبح صادق ہونے کا ڈر ہو جائے

، صلی رکعۃ واحدۃ توتر لہ، تو وہ ایک رکعت وتر پڑھ لے۔

میری جان قربان ہو جائے میری نبی ﷺ پر میں کہتا ہوں ان باتوں کو جس نے دل سے نہیں مانا وہ کیسے ایمان والا ہو سکتا ہے۔

عمدۃ القاری علامہ عینی حنفی، صحیح بخاری کی شرح لکھتے ہیں، جلد۴ صفحہ نمبر ۸۔ و لا تکون رکعۃ الوحدۃ صلاتا قط ، ایک رکعت نماز تو ہوتی ہی نہیں ہے، یعنی ایک رکعت نماز کا سرے سے ہی انکار کر دیا ، ایک رکعت جس نے پڑھی نماز ہی نہیں ہوئی ، اللہ کے نبی ﷺ تو وتر کا حکم دے رہے ہیں ایک پڑھنے کا ، یہ کہتے ہیں کہ نماز ہی نہیں ہو گی کس کی مانیں گے۔

فیصلہ کریں، فرقہ وارانہ مذاہب یا دین اسلام؟

(جاری)۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ۔ابن العابدین نے نقل کیا ،البحر الرائق کے حاشیہ میں،اذا صح الحدیث فھو مذھبی ،الحمدللہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے امام ہیں۔یہ ایک قول ان کا ان کو بری الذمہ کرتا ہے،اگر کوئی حدیث صحیح ہے تو وہی میرا مذہب ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث پر امت کا اجماع ہے،یہ تقلید پر اجماع کی باتیں کرتے ہیں،اجماع کیسا؟ کب کیا؟ کس نے کیا؟ کس نے کہا؟

یہ وہی ابلیس کی چالیں ہیں،**الا عباد ک منھم المخلصین**

،لیکن بچینگے وہ جو اللہ کے مخلص بندے ہیں،جو ابلیس کی چالوں کو سمجھتے ہیں۔

(جاری)۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احناف کے نزدیک شوال کے چھ روزے مکروہ ہیں۔

(کیا یہ اسلام ہے؟ اگر آپ کی نظر میں یہ اسلام ہے تو افسوس ہے ایسے اسلام پر)

روزے۔ میں بہت ہی چنیدہ باتیں بتا رہا ہوں، اس کے لئے کتابیں بھی کم ہیں۔ صحیح مسلم کتاب الصیام انس بن مالکؓ سے مروی کہ نبی علیہ السلام کا فرمان۔ من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال كان كصيام الدهر، جس نے رمضان کے پورے روزے رکھے شوال کے چھ روزے رکھے، گویا کے اس نے سارے سال روزے رکھے۔

مذہب کیا کہتا ہے؟ فتاوی عالمگیری جلد ا صفحہ نمبر ۲۰۱، ویکرہ صوم ستةمن شوال عند ابی حنیفه، ابوحنیفہ کے نزدیک شوال کے چھ روزے مکروہ ہیں، کیا چاہئے آپ کو؟ فرقہ وارانہ مذاہب یا دین اسلام۔

ہدایۃ کتاب الصوم جلد ا صفحہ نمبر ۲۱۹۔ ولو جامع میتة او بهيمة۔ اگر کوئی بندہ روزے میں کسی مردہ عورت سے زنا کر لے، اگر روزے میں کوئی بندہ چوپائے سے بدفعلی کر لے، فلا كفارة، اس پر کوئی کفارہ نہیں، انزل او لا ینزل، انزال ہو یا نہ ہو۔ (استغفر اللہ)

(جاری)۔۔۔۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احناف کے نزدیک شراب حلال ہے

شراب۔صحیح بخاری کتاب الاشربۃ، عائشہؓ فرماتی ہیں، سئل رسول ﷺ عن البتع ،اللہ کے رسول ﷺ سے سوال ہوا کہ لوگ جو شہد سے شراب بناتے ہیں اس کو پینا کیسا ہے؟فقال کل شراب اسکر فھو حرام ،فرمایا کوئی بھی چیز ہو اگر اس سے نشہ ہو جائے تو حرام ہے۔جنس کو نہ دیکھو،اس کے اندر جو نشہ کی برائی ہے اسکو دیکھو۔

ہدایۃ کتاب الاشربۃ ،جلد۴ صفحہ نمبر ۴۲۱۔ما یتخذ من الحنطہ والشعیر والعسل حلال عند ابی حنیفہ ۔جو شراب گندم سے،جو سے،یا شہد سے بنائی جاتی ہے وہ ابوحنیفہ کے نزدیک حلال ہے،وان سکر منہ ،اگر چہ نشہ ہو جائے۔

میرا ایمان ہے امام ابوحنیفہ یہ نہیں کہہ سکتے ،نہیں لکھ سکتے ،نہیں Dictate کر سکتے ،یہ کسی اور نے لکھا ہے،اور منسوب ان کی طرف کیا ہے تمہیں گمراہ کرنے کے لئے آنکھیں کھول لو،ہوشیار ہو جاؤ۔کیا چاہیئے؟شراب کی مستی یا جنت میں وہ شراب کہ جو پینے سے ذہن پر نہ کوئی فتور آئے گا نہ طبیعت پر بوجھل، بلکہ صاف وشفاف شراب اللہ اپنے بندوں کو پلائے گا،ہمیں تو وہ شراب چاہیئے۔

آپ کو کیا چاہیئے فیصلہ کریں فرقہ وارانہ مذاہب یا دین اسلام۔

(جاری)----------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احناف کے نزدیک سود حلال ہے۔

سود۔صحیح مسلم باب الرباء، جابرؓ فرماتے ہیں۔لعن رسول ﷺ آکل الرباء وموکلہ وکاتبہ وشاہدیہ وقال ھم فیہ سواء۔اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت کردی ہے، سود کھانے والے پر، سود کے گواہ پر، تحریر میں ساتھ دینے والے پر، اور اس شخص پر کہ جسکا بھروسہ حاصل کیا جاتا ہے سود کے معاملہ میں Insure، کیا جاتا ہے کہ سود ملے گا یا نہیں ملے گا۔آپ نے فرمایا سب برابر ہیں، سب پر برابر کی لعنت ہے۔

ہدایۃ باب الرباء جلد۳ صفحہ نمبر۶۱۔ولا بین المسلم والحربی فی دار الحرب ۔اگر کوئی مسلم کسی حربی کافر سے، کافروں کے ملک میں سود کی لین دین کرتا ہے، تو حلال ہے، کوئی بات نہیں ہے، سود کی لین دین کرسکتا ہے۔جیسا دیس ویسا بھیس۔When In Rome Do As The Romans Do یہ ہے قول شیطان کا، یہ ان ہی کی باتیں ہیں امام ابوحنیفہ کی باتیں نہیں ہوسکتی، میرا ایمان ہے۔

(جاری)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احناف کے نزدیک قوم لوط کا عمل جائز ہے۔

(یعنی مردوں کے ساتھ بدفعلی)

حیاء کی ایک بات ۔ترمذی ابواب الحدود صحیح سند،عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ۔من وجدتموہ من عمل،عمل قوم لوط فقتلوہ الفاعل والمفعول بہ ۔اگر تمہیں معلوم ہو کہ دو بندوں نے قوم لوط والا عمل کیا ہے،یعنی دو مردوں نے آپس میں بدفعلی کی ہے تو دونوں کو قتل کر دینا۔لیکن اس معاشرے میں یہ بے حیائی ،ہم جنس پرستی کیوں پھیلی ،ایک وجہ یہ بھی ہے۔

ہدایۃ کتاب الحدود جلد۲ صفحہ نمبر (۵۱۲)۔من عمل ،عمل قوم لو ط فلا حد علیہ عند ابی حنیفہ ۔اگر دو بندے قوم لوط والا عمل کرلیں تو ابوحنیفہ کے نزدیک کوئی حد نہیں ہے،چھوڑ دو،کوئی بات نہیں ہے،کونسا بڑا گناہ کرلیا۔

فیصلہ کیجئے کیا آپ کو یہ بے حیائی محبوب ہے،یا دین اسلام نے جو طریقہ دیا نکاح کا یہ محبوب ہے ۔فیصلہ کیجئے ،آپ کو قوم لوط کا عذاب چاہیئے یا اللہ کی رحمت چاہیئے ۔فیصلہ کیجئے فرقہ وارانہ مذاہب یا دین اسلام۔

(جاری)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کعبۃ اللہ کی حرمت احناف کی نظر میں ۔

ہمیں اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ امام ابو حنیفہ ہمارے امام ہیں، وہ دین اسلام کے لئے انتہائی مخلص تھے، انہوں نے جو مسائل بتائے وہ بہترین مسائل ہونگے لیکن یہ مسائل ان کے نہیں ہیں ۔

سورۂ توبہ کی آیت ہے، انما المشرکون نجس ۔اب میں حرم کی اور حرم کی حرمت کی بات کرنے لگا ہوں، یقیناً مشرکین پلید ہیں ناپاک ہیں، فلا یقربو المسجد الحرام بعد عامھم ھذا ۔لہذا آج کے بعد یہ مسجد حرام میں داخل نہ ہوں، کافر، مشرک لوگ، بت پرست لوگ، مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکیں ۔

ہدایۃ کتاب الکراھیۃ جلد ۴ صفحہ نمبر (۴۰۱) ۔ولا باس بان یدخل اھل الذمۃ المسجد الحرام ۔کوئی مضائقہ نہیں ہے اگر ذمہ کا فر مسجد حرام کے اندر تک چلا جائے، قرآن تو کہے کہ نہیں آنے دینا، اور مذہب کہے کہ کوئی مضائقہ نہیں ہے آنے دو، آپ کو کیا چاہئے، بیت اللہ کی حرمت، یا اسی کی بے حرمتی ۔

فیصلہ کیجئے فرقہ وارانہ یا دین اسلام۔

(جاری)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینہ کی حرمت احناف کی نظر۔

مدینہ منورہ کی حرمت۔صحیح بخاری باب حرم المدینۃ ،انس بن مالکؓ سے مروی فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کا فرمان۔المدینۃ حرم من کذا و کذا ۔میرا شہر،میرا طیبۃ ،میرا مدینہ،مدینہ منورہ حرم ہے۔ابراہیم علیہ السلام نے دعاء کی مکہ کو حرم بنایا ،محمد ﷺ نے دعاء کی مدینہ کو حرم بنایا۔

عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری علامہ عینی حنفی ،جلد ا،صفحہ نمبر (۲۲۹)۔لیس للمدینۃ حرم کما کان لمکۃ ۔جیسے مکہ حرم ہے ویسے مدینہ کو حرم نہ سمجھا جائے۔کہاں مدینہ سے محبت کی باتیں کرنے والے،کہاں مدینہ میں موت کی دعائیں کرنے والے،جوار رسول ﷺ میں دفن ہونے کی تمنا کرنے والے،ان کی کتابیں کہتی ہیں کہ مدینہ حرم نہیں ہے جیسے مکہ ہے۔ہمارا ایمان ہے جیسے مکہ حرم ہے ویسے مدینہ حرم ہے،کیونکہ کہنے والے میرے نبی ﷺ ہیں۔

آپ کو کیا چاہیئے ،مدینہ ،طیبہ یا اس مدینہ کو ایک عام شہر تسلیم کرنا کہ جیسے کوئی اور شہر ہوتا ہے،ہمیں تو مدینہ کو طیبہ کہنا اچھا لگتا ہے،کیونکہ مدینہ میں مرنے کی آرزو ہر مسلم کے دل میں ہے۔آپ فیصلہ کیجئے کہ آپ کو کیا چاہیئے؟ فرقہ وارانہ مذاہب یا دین اسلام۔

(جاری)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گستاخ رسول ﷺ کا انجام ۔(۱)

اللہ کے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا انجام ۔ابو داؤد کتاب الحدود حسن سند،عبد اللہ ابن عباسؓ سے مروی ۔ایک نابینا مسلم تھا،اس کی بیوی تھی جس سے اس کے دو بیٹے تھے،وہ عورت اکثر اوقات اللہ کے نبی ﷺ کے شان میں گستاخی کرتی تھی ،براء بھلا کہتی ،گالیاں تک دیتی ،لیکن وہ نابینا تھا کمزور تھا،بہت سمجھا تا تھا اپنی بیوی کو ایسا نہ کر،لیکن وہ نہ سمجھتی ۔ایک رات اس نے تو حد ہی کردی،اور ایسی دشنام تراضی کی اللہ کے رسول ﷺ کی شان اقدس کے متعلق،اس شخص سے رہا نہیں گیا،اس نے کدال لیا،جب کہ وہ اندھا تھا،اور آواز جہاں سے آرہی تھی وہاں پر اس نے زور لگا کر دبا دیا،اس عورت کے پیٹ میں بچہ تھا،اس کدال پر زور دینے کی وجہ سے اس عورت کا پیٹ پھٹ گیا،اور سارا گھر اس کا خون سے لت پت ہوگیا،اور وہ عورت مرگئی۔

صبح کو یہ واقعہ اللہ کے رسول ﷺ سے بیان کیا گیا،آپ نے فرمایا،انشد اللہ رجلا ما فعل لی علیه حق الا قام ۔اگر وہ بندہ جس نے یہ رات کو قتل کیا ہے میرا ہے،میرا کلمہ پڑھنے والا ہے،اور وہ سمجھتا ہے کہ میرا اس پر حق ہے،تو میں اس کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ وہ کھڑا ہوجائے ۔فقام یتخطأ رقاب الناس یتزلزل ۔وہ نابینا بندہ کانپتے ہوئے کھڑا ہوا،اور بڑی مشکل سے کھڑا ہوا،اور اس نے تمام واقعہ سنایا،کہ وہ مجھے بہت محبوب تھی اور میرا ے دو پھول جیسے بچے تھے،لیکن آپ کی محبت کے آگے سب قربان اس نے آپ کو کیسے براء کہا،میری زندگی کی ساتھی تھی میں نابینا ہوں مجھ سے کون شادی کریگا،لیکن میں نے پرواہ نہیں کی،میں نے اس کو قتل کر دیا۔آپ کو جو سزا دینی ہے میں حاضر ہوں،لیکن میں گستاخ رسول کو زندہ نہیں چھوڑونگا۔

نبی ﷺ نے فرمایا،الا اشهد ان دمع غدر ۔میں گواہ ہوں اس بات کا اور اللہ بھی آسمان میں گواہ کہ اس کا خون رائیگاں گیا،تجھ سے کوئی بدلہ نہیں لیا جائیگا،گستاخ رسول کی سزاء موت ہے اور کچھ بھی نہیں ۔

(بقیہ آئندہ صفحہ پر اس کا موازنہ ملاحظہ فرمائیے)۔

(جاری)۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گستاخ رسول ﷺ کا انجام۔(۲)

(اور احناف کا عقیدہ)

ہدایۃ کتاب السیر ،جلد۲صفحہ نمبر(۵۹۸)۔من امتنع من الجزیۃ ۔جس نے خلیفہ کو جزیہ دینے سے انکار کیا،او قتل مسلما ،یا کسی مسلم کو قتل کیا،او سبا النبی ،یا نبی ﷺ کو گالی دی،او زنا بمسلما ،یا کسی مسلم عورت سے زنا کیا،لم ینغظ احدہ ۔اس کا عہد نہیں ٹوٹے گا،خلیفہ اس کو پناہ دیگا ،اس کو تحفظ دیگا ،کہ مردود اور گستاخی کرے ہمارے نبی ﷺ کی میں ،ایسی خلافت نہیں چاہئے ،کہ جس خلافت میں نبی ﷺ کی شان میں گستاخی ہو،تبھی تمہاری خلافتیں زندہ نہیں رہتی ۔

اللہ کی قسم تمہاری خلافت اسلام کی خلافت ہوتیں تو دنیا کی Super Powers حکومتیں بھی کچھ نہیں کرسکتیں۔لیکن تمہارا ایمان ہی نہیں ہے، کیسا ایمان ہے تمہارا؟ کہ تم خلافت قائم کرنے کی بات کرتے ہو،اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو گالی دینے والے کو تمہاری کتاب کہتی ہے کہ ہم پناہ دینگے۔کوفہ کے بازار کے بیچ میں اپنی کتابوں کو آگ لگادو،اگر یہ تمہاری کتابیں ہیں۔ورنہ کہو کہ یہ ہماری کتابیں نہیں ہیں،اگر پھر بھی کہتے ہو کہ یہ تمہاری کتابیں ہیں تو پھر افسوس ہے تم پر اور اس ابلیس مردود پر جس نے اللہ کو چیلنج کیا تھا،وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہے،اور تم ہار رہے ہو،سب سے بڑی ہار قیامت کے دن ہوگی جب اللہ تمہیں اس کے ساتھ جھنم میں ڈالے گا۔میری تمام لوگوں سے گذارش ہے فیصلہ کر لیجئے ،جماعت المسلمین نے فیصلہ کرلیا ہے،اور آپ فیصلہ کر یں کہ آپ کو فرقہ وارانہ مذاہب چاہئے یا دین اسلام ۔اللہ رب العزت ہمیں دین اسلام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے اس کو آگے پہنچانے اور اس پر مرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ۔

(ختم شدہ)------------